قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ

شکرِ خدا

بصورت میلادِ مصطفیٰ ﷺ



محمد آصف علی نعیمی

نعیمیہ بک سٹال

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ

شکرِ خدا

بصورتِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ

محمد آصف علی نعیمی

نعیمیہ بک سٹال

B-6 عمر ناور حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

0300-4986439, 0321-4318640

نام کتاب: شکرِ خدا بصورتِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مؤلف: محمد آصف علی نعیمی

نظر ثانی: مولانا محمد نواز خان

کمپوزنگ: محمد عبد الرحمن جلالپوری

سن اشاعت: جنوری 2012ء

ناشر: نعیمیہ بک سٹال

صفحات: 64

ہدیہ:

ملنے کے پتے

مکتبہ ابوحنیفہ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور 0321-4318640

نظامیہ کتاب گھر اردو بازار لاہور — زاویہ پبلیشرز دربار مارکیٹ لاہور

شبیر برادرز اردو بازار لاہور — فرید بک سٹال اردو بازار لاہور

علامہ فضل حق پبلیشرز دربار مارکیٹ لاہور — کرمانوالہ بک شاپ دربار مارکیٹ لاہور

کتب خانہ امام احمد رضا دربار مارکیٹ لاہور — ہجویری بک شاپ دربار مارکیٹ لاہور

مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ لاہور — محبوب بک سنٹر ریل بازار عارف والا

﴿فہرست﴾

انتساب

محترم

جناب محمد اقبال صاحب اور محمد عاشق صاحب

(ٹیچرز گورنمنٹ ہائی سکول جیابگا)

کے نام

جن کے شاگردی میں رہ کر بندہ ناچیز نے بہت کچھ سیکھا

محمد آصف علی نعیمی

0343-4121472

مقدمہ

ماہ ربیع الاول جونہی شروع ہوتا ہے ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں بکھری نظر آتی ہیں ہر گلی، محلہ، بستی، شہر خوشیوں کے سمندر میں غوطہ زن نظر آتا ہے جھنڈیوں سے مسجدوں، میناروں اور عمارتوں کو سجایا جاتا ہے۔ مصطفیٰ ﷺ کے دیوانے جھنڈے ہاتھوں میں اٹھائے مرحبا یا مصطفیٰ کے نعرے لگاتے نظر آتے ہیں۔ ماہ ربیع الاول کے دن عید کا سماں ہوتا ہے کوئی محفل سجا رہا ہے تو کوئی صدقہ وخیرات میں مشغول ہے کوئی شیرنی بانٹ رہا ہے تو کوئی جھنڈیاں لگا کر اپنی خوشی کا اظہار کر رہا ہے ایسا کیوں نہ ہو کہ یہ مہینہ ہی بڑی برکتوں، رحمتوں اور عظمتوں والا ہے کیونکہ اسی مہینہ میں وہ گھڑی ہے جس گھڑی اس دنیا میں وہ ہستی جلوہ گر ہوئی جس کے لیے اسے بنایا گیا تھا سنوارا گیا تھا سجایا گیا تھا۔

جن کے تشریف لانے پر زمین وآسمان، شجر وحجر، ملائکہ بلکہ خود رب ذوالجلال نے خوشی کا اظہار فرمایا۔ ایک طرف جب اہل حق آپ ﷺ کی تشریف آوری پر خوشیاں منا رہے تھے تو دوسری طرف شیطان سر پیٹ رہا تھا، ایک طرف بہاریں تھیں تو دوسری طرف مجوسیوں کی آگ جو ہزاروں سال سے جل رہی تھی اچانک بجھ گئی، اہل حق خوش تھے کہ ظلمت ختم کرنے والا آگیا تو دوسری طرف اسی خوف سے کسریٰ کے محل زلزلے سے کانپ رہے تھے۔

بقول شاعر

نثار تیری چہل پہل پہ ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

جب ربیع الاول کی سہانی صبح عشاقان مصطفیٰ ﷺ کے چہرے خوشی سے کھل رہے ہوتے ہیں تو کہیں کہیں کوئی مرجھایا ہوا چہرہ بھی نظر آتا ہے جو لوگوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی آمد پر خوشیاں مت مناؤ یہ خوشیاں منانا ٹھیک نہیں، یہ محفلیں سجانا ٹھیک نہیں، میلاد مصطفیٰ ﷺ کے بغض میں آکر ایسی باتیں کرتے ہیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔

ان لوگوں سے پوچھا جائے کہ میلاد مصطفیٰ ﷺ پر کس کو افسوس ہوا تھا؟ سرکار ﷺ کی آمد پر خوشی کس نے نہیں منائی؟ ہاں باطل گروہ اور شیطان نے خوشی نہیں منائی اگر یہ لوگ انصاف کی نظر سے دیکھیں تو اپنے آپ کو حقیقت حال سے بہت دور پائیں گے کیونکہ سرکار ﷺ کا ذکر تو ہر وقت بلند ہو رہا ہے بقول اقبال

چشم افلاک یہ نظارہ ابد تک دیکھے
رفعت شان ورفعنا لک ذکرک دیکھے

حضور ﷺ کی آمد کا ذکر تو رب ذوالجلال نے خود فرمایا۔ تیسرے پارے کا آخری رکوع پڑھ لیں حتی کہ تمام امم سابقہ بھی آپ ﷺ کی آمد اور میلاد کا ذکر کرتی رہیں ہیں جیسا کہ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس عہد کو انبیاء علیہم السلام نے اپنی قوموں سے لیا یعنی جب ان کی قوم کے پاس سیدنا محمد ﷺ آجائیں تو وہ آپ ﷺ کی تصدیق کریں اور آپ کی نبوت کا اقرار کریں (جامع البیان جلد ۳، ص ۲۳۶)

معلوم ہوا کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کی سب امتیں اپنے زمانوں، علاقوں، ملکوں، شہروں اور دیہاتوں میں نبی مکرم، شفیع معظم، تاجدار عرب وعجم، احمد مجتبیٰ، سیدنا

محمد مصطفیٰ ﷺ کی "آمد"، "تشریف آوری"، "بعثت مقدسہ" اور "ولایت مبارکہ" کے منتظر تھے یعنی حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے لے کر آپ ﷺ کے میلاد مبارک کی دل افروز ساعت تک ہر آنکھ منتظر تھی، ہر دل تڑپ رہا تھا، ہر ذہن سوچ میں تھا ہر انسان طلبگار تھا اور ہر خدا آشنا متمنی دیدار تھا تا آنکہ آپ تشریف فرما ہو گئے بقول اقبال ؎

آیہ کائنات کا معنئ دیر یاب تو
نکلے تیری تلاش میں قافلہ ہائے رنگ و بو

میلاد النبی ﷺ پر خوشیاں منانے کا قرآنی حکم:

قل بفضل لله و برحمته فبذالك فليفرحوا هو خير مما يجمعون

(سورۃ یونس آیت نمبر ۵۸)

ترجمہ: "تم فرما دو اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پہ چاہیے کہ خوشی کریں وہ ان کے سب مال و دولت سے بہتر ہے۔" (کنزالایمان)

تشریح آیت:

حضرات گرامی اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں پیارے مصطفیٰ ﷺ سے فرمایا ہے کہ آپ تمام لوگوں کو فرما دیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل پر اور رحمت پر خوب خوب خوشیاں منائیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے مگر اس نے کسی بھی نعمت پہ احسان نہیں جتلایا۔ ہمیں آنکھ، کان، ناک، زبان وغیرہ عطا کیے مگر احسان نہیں جتلایا صحت و زندگی عطا کی مگر احسان نہیں جتلایا۔ کوئی اللہ تعالیٰ کو اپنا معبود مانے یا نہ مانے مگر اسے رزق اور اپنی تمام نعمتیں عطا کیں مگر احسان نہیں جتلایا اگر احسان جتلایا تو اپنی سب سے بڑی نعمت پیارے مصطفیٰ ﷺ کے عطا کرنے پر۔ دنیا کا بھی یہ اصول ہے کہ کوئی بھی اپنا محبوب کسی صورت اور کسی قیمت پر کسی کو نہیں دیتا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنا پیارا محبوب ہمیں عطا فرمایا اور پھر فرما دیا:

لقد من الله على المومنين اذ بعث فيهم رسولا (آل عمران آیت نمبر ۱۶۴)

ترجمہ: "یعنی اے ایمان والو! میں نے اپنا محبوب تمہیں عطا کر کے تم پر احسان کیا ہے۔"

اب تم میرے اس احسان کی قدر کرو اور ان کے ملنے پر ایسی خوشی اور جشن کا اظہار کرو جو اس نعمت عظمیٰ کے شایان شان ہو اور جس کے سامنے تمام دنیاوی نعمتوں کا جشن

ماند اور کمزور نظر آئے۔ کیونکہ پیارے مصطفیٰ ﷺ ہم پر فضل عظیم ہیں۔

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین

(سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۶۴)

یقیناً بڑا احسان فرمایا اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر جب اس نے بھیجا ان میں ایک رسول انہیں میں سے پڑھتا ہے ان پر اللہ تعالیٰ کی آیتیں اور پاک کرتا ہے انہیں اور سکھاتا ہے انہیں کتاب وحکمت، اگرچہ وہ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں تھے۔

اور پیارے مصطفیٰ ﷺ رحمت للعالمین ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وما ارسلنك الا رحمة للعالمین

بے شک ہم نے آپ ﷺ کو تمام عالمین کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے"

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور اپنی رحمت پر خوشیاں منانے کا حکم دیا ہے اوپر بیان شدہ آیات سے یہ ثابت ہوا کہ مصطفیٰ کریم ﷺ ہی فضل عظیم اور رحمت کامل ہیں اس لیے آپ کی آمد پر خوشیاں منانا اور آپ کا میلاد منعقد کرنا حکم خدا بھی ہے اور سنت خدا بھی

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کسی جگہ براہ راست لوگوں کو مخاطب کیا ہے مثلاً یاایھا الذین امنوا، یاایھا الناس وغیرہ اور بعض احکامات صادر کرتے ہوئے لفظ "قل" استعمال کیا ہے جس کا مقصد حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ کی ذات گرامی کے وسیلہ جلیلہ سے اعلان کروانا مقصود ہوتا ہے۔

"قل" امر کا صیغہ ہے جس کے معنی ہیں فرما دیجئے یہاں پر یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جہاں لفظ "قل" سے مخاطب کیا ہے وہ دین کے اہم ترین اور بنیادی حقائق ہیں مثلاً اللہ تعالیٰ نے اپنی ربوبیت کا اظہار فرمایا تو یوں:

قل ھو اللہ احد

ترجمہ: اے محبوب ﷺ فرما دیجئے کہ اللہ ایک ہے"

قل ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین

(سورہ الانعام آیت ۱۶۲)

ترجمہ: اے محبوب آپ فرما دیجئے کہ میری نمازیں میری عبادت میرا جینا میرا مرنا سب اللہ رب العالمین کے لیے ہے"

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

ترجمہ: اے محبوب آپ اعلان فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا"

ان آیت کریمہ میں جس کو میں نے موضوع بنایا ہے اللہ تعالیٰ نے قل کہہ کر ابتداء کی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ لوگوں کو براہ راست بھی اپنی نعمتوں کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے لیکن اس نعمت کی عظمت اور فضیلت کے پیش نظر اس کا اعلان پیارے مصطفیٰ ﷺ سے کروایا گیا۔ آخر اس میں اتنی خاص بات کیا ہے کہ حضور ﷺ کے ذریعے سے اس کا اعلان کروایا جا رہا ہے یہ آیت کریمہ زبان حال سے اس حقیقت کو بیان کر رہی ہے کہ اے محبوب ﷺ آپ سب نعمتوں کا سبب ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی اسی لیے حکم فرما رہا ہے کہ اے محبوب ﷺ چونکہ اس نعمت کا باعث آپ ﷺ ہیں۔ اس لیے آپ ﷺ ہی اعلان فرما دیں کہ یہ جو نعمت میرے وجود کی صورت میں، میری ولادت کی صورت میں، میری نبوت کی صورت میں، میری بعثت کی صورت میں تمہیں عطا ہوئی ہے اس پر جتنی بھی خوشی مناؤ وہ کم ہے۔

فبذالك فليفرحوا:

اس آیت کریمہ میں فلیفرحوا کے الفاظ قابل غور ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی اور انعام کے شکر بجالانے کے لیے یہ الفاظ استعمال نہیں کیے۔ حالانکہ اس جگہ پر اللہ رب العزت فلیعبدوا یعنی عبادت کرو یا فلیسجدوا یعنی سجدہ کرو یا فلیتصدقوا یعنی خیرات کرو بھی استعمال کرسکتا تھا لیکن یہاں پر صرف اور صرف فلیفرحوا ارشاد فرمایا یعنی اے بندو نماز، روزہ، صدقہ، خیرات وغیرہ تو عام نعمتوں کے شکرانے کے لیے ہیں۔ اس لیے جو نعمت عظمیٰ ہے باعث وجہ تخلیق کائنات ہے رحمت للعالمین ہے اس آمد پر ہم چاہتے ہیں کہ تم خوب چراغاں کرو جشن مناؤ غرباء اور مساکین میں لنگر تقسیم کرو آمد مصطفیٰ ﷺ کا جلوس نکالو اور جو کچھ بھی تم خوشی میں کرسکتے ہو کرو تا کہ ہمیں معلوم ہوجائے کہ تم عام نعمت کا نہیں بلکہ نعمت عظمیٰ کا شکریہ ادا کررہے ہو۔

عید میلاد النبی ﷺ پر خوب خوشیاں کیجئے
رحمت و بخشش کے دن بخشش کا سامان کیجئے
عقل کہتی ہے کہ اتنا خرچ کیوں کرتے ہیں آپ
عشق کہتا ہے کہ سب کچھ ان پہ قربان کیجئے

میلاد کی خوشی پہ خرچ کرنا افضل ہے:

یہ بات صاف ظاہر ہے کہ جشن منانے، چراغاں کرنے، لنگر تقسیم کرنے پر مال و دولت تو خرچ ہوگا۔ اب اگر کوئی عقل کا اندھا یہ کہے کہ عید میلاد النبی ﷺ پر اتنا روپیہ خرچ کرنے کا کیا فائدہ اس سے بہتر تھا کہ یہ رقم کسی غریب محتاج، نادار اور ضرورت مند کو دے دی جاتی اور اس کا بھلا ہوجاتا اس آیت کے الفاظ فلیفرحوا میں اللہ تعالیٰ نے فرمادیا تھا

صدقہ بھی کرو خیرات بھی کرو نادار کی مدد بھی کرو ہم تمہیں منع نہیں فرمارہے مگر جب خوشی کا موقع آئے تو یہ بہانہ نہ بناؤ کہ ہم اس روپیہ کو کسی اور جگہ خرچ کردیں بلکہ فرمایا فلیفرحوا خوب خوب خوشیاں اور جشن مناؤ یہ تمام اعمال وافعال سے اس وقت افضل ہے۔

تاکید پر تاکید:

اس آیت مبارکہ میں اگر غور کیا جائے تو چار واضح تاکیدیں نظر آتی ہیں

پہلی تاکید:

قل کہہ کر بات شروع کرنا یہ بھی ایک قسم کی تاکید ہوتی ہے۔

قل کہہ کے اپنی بات بھی منہ سے ترے سنی
اللہ کو ہے کتنی تیری گفتگو پسند

دوسری تاکید:

بفضل اللہ وبرحمته کے بعد ذالك یہ بھی تاکید ہے

تیسری تاکید:

فبذالك پر فا کا اضافہ کیا گیا ہے یہ مزید تاکید ہے۔

چوتھی تاکید:

فلیفرحوا پر فا اور لام کا اضافہ کیا گیا ہے یہ تاکید پر تاکید ہے۔

اور پھر ان چار تاکیدوں کے بعد مضمون کو یہاں ختم کرنا کہ یہ خوشیاں منانا مال جمع کرنے سے بہتر ہے اس خوشی کو منانے کی اہمیت کو کس قدر واضح کررہا ہے۔

اب اس بات کو سمجھانے کے لیے ایک عام فہم اور سادہ سی مثال پیش خدمت ہے۔ باپ اپنے بیٹے سے کہے بیٹا یہ کام مت کرو اس میں تمہارا نقصان ہے تو سمجھدار اولاد کے

لیے اتنا کہنا ہی کافی ہے اور جب باپ حکم کے ساتھ کہے بیٹا یہ کام مت کرنا تو بیٹے کے کان کھڑے ہو جاتے ہیں کہ پہلے تو صرف بتایا جا رہا تھا کہ یہ کام مت کرو، مگر اب حکماً کہا جا رہا ہے کہ یہ کام مت کرنا اس لیے اس میں ضرور کوئی خاص بات ہوگی اور اگر بچے کا والد اس سے بھی زیادہ سخت حکم دیتا ہے کہ بیٹا سن لے میں تمہیں تاکیداً یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ کام ہرگز نہ کرنا اس حکم میں مزید شدت پیدا ہوگی اور اگر کہے کہ میں تمہیں بطور خاص کہہ رہا ہوں کہ یہ کام ہرگز ہرگز نہ کرنا تو اس حکم میں چار تاکیدیں جمع ہو گئیں اس پر یہ بھی کہ اس کے ساتھ باپ یہ بھی کہہ دے کہ اگر تم نے یہ کام کیا تو میں تم سے ناراض ہو جاؤں گا تو اب حکم عدولی کی کوئی گنجائش نہیں رہ جاتی۔

بلا تشبیہ و بلا مثال:

کہاں والد اور کہاں رب کائنات کا حکم اس آیت کریمہ میں رب ذوالجلال اپنے محبوب احمد مجتبیٰ سید الانبیاء ﷺ کی زبان حق ترجمان سے کہلوا رہا ہے کہ آپ میری طرف سے تمام لوگوں کو میرا یہ حکم پہنچا دو کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی جو رحمت اور فضل اپنے کمال درجہ میں پیغمبر نبی آخر الزماں ﷺ کے وجود کی صورت میں نصیب ہوئی ہے اس پہ خوب خوب خوشیاں اور جشن مناؤ اور یہ بات صرف حکماً ہی نہیں بلکہ تاکیداً ہے۔

عید میلاد النبی ﷺ پہ خوب خوشیاں کیجیے
رحمت و بخشش کے دن بخشش کا ساماں کیجیے
عقل کہتی ہے کہ اتنا خرچ کیوں کرتے ہیں آپ
عشق کہتا ہے کہ سب کچھ ان پہ قرباں کیجیے

اور اگر تم میری منشاء اور حکم کے مطابق خوشی مناؤ گے تو کچھ بھی توشۂ آخرت تیار کر رہے ہو۔ اس سے تمہارا یہ خوشی منانا میرے نزدیک زیادہ اجر و ثواب کا موجب ہے۔

هو خير مما يجمعون:

اس جملے کا عمومی مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت پر خوشی منانا مال جمع کر کے رکھنے سے بہتر ہے اس میں "ما" کا کلمہ ہے جو دنیا و مافیہا اور آخرت دونوں پر حاوی ہے۔ یعنی دنیا کا مال و دولت، عزت و عظمت، شان و شوکت، سونے اور چاندی کے ڈھیر ہمارے نزدیک ہماری رحمت و فضل کی خوشی کے سامنے کوئی وقعت نہیں رکھتے اگر تم اسے ہمارے شکرانے پر خرچ کرو تو ٹھیک وگرنہ یہ مال و دولت نہ تمہارے کام کے نہ کسی دوسرے کے

ہماری رحمت اور فضل کے شکرانے پر اپنے مال و دولت خرچ کرنا سجدہ شکر بجا لانا یہ تمہارے سارے دنیاوی اور دینی اعمال کے ذخیرہ سے زیادہ بلند اور زیادہ قابل قبول ہے۔ ازاں بعد ہم وہ حوالہ جات ذکر کرتے ہیں جن میں ذکر آمد مصطفیٰ ﷺ، میلاد مصطفیٰ ﷺ کا ثبوت ہے چنانچہ

تبع اول حمیری:

اس دنیائے آب و گل میں حضور سرور کائنات ﷺ کی رونق افروزی سے ایک ہزار برس قبل یمن کے بادشاہ تبع اول حمیری نے یثرب (موجودہ مدینہ منورہ) میں حاضری دی وہاں کے باسیوں میں تحائف تقسیم کیے اور اپنے ۴۰۰ لشکری علماء و صلحا کی فرمائش پر ان کی رہائش کے لیے یثرب میں ۴۰۰ مکانات تعمیر کروا کے انہیں وہاں آباد کیا ان علماء کی خواہش تھی کہ ہم یثرب میں رہیں یہیں مریں اور یہیں ہمارے مدفن بنیں تا کہ اگر ہم سرکار مدینہ ﷺ کا ظاہری زمانہ نہ بھی پا سکیں تو کم سے کم ہمارے مدفن محمود سرکار کے قدموں کی دھول سے مشرف ہوں اور ہماری آئندہ نسلیں ضرور سرکار کی زیارت سے بہرہ ور ہوں۔

بادشاہ یمن تبع اول حمیری نے خط رسول اللہ ﷺ کے نام لکھ کر ان علماء کے سردار ''شامول'' کو عطا کیا اور وصیت کی کہ میرا یہ خط تمہاری اولاد میں نسل در نسل محفوظ رہنا چاہیے اور تمہاری آل میں جو شخص اللہ کے آخری اور برگزیدہ رسول کا زمانہ پائے وہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کرے۔ اس خط کا مضمون کچھ اس طرح تھا۔ ''تبع اول حمیری کی طرف سے اللہ جل شانہ کے آخری اور برگزیدہ نبی کے نام

''میں تبع اول حمیری آپ ﷺ پر ایمان لاتا ہوں اور آپ کی کتاب کی تصدیق کرتا ہوں میں آپ کا سب سے پہلا امتی ہوں میرا اسلام نیاز قبول فرمایئے اور محشر کے دن مجھے اپنے غلاموں میں یاد رکھئے گا''

علماء کے شامول سردار کی اولاد میں یہ خط پشت در پشت منتقل ہوتا رہا اور اس کی آل میں سے جس شخص نے حضور ﷺ کا ظاہری زمانہ پایا تاریخ اس فروز بخت کو ''ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ'' کے نام سے یاد کرتی تھی۔

جب اللہ کے محبوب نے اپنے مقدس قدموں کی برکت سے یثرب کو مدینۃ النبی ﷺ بنایا اور ابوایوب انصاری کے گھر کو جلوہ گاہ بنایا تو ابوایوب انصاری نے اپنے غلام ابولیلیٰ کو حکم دیا کہ بارگاہ رسالت میں حاضری کا شرف حاصل کرو اور تبع اول حمیری کا وہ خط جو ایک ہزار سال میں ہمارے خاندان کے بزرگوں سے ہمیں پہنچا ہے وہ حاضر خدمت کرو۔ ابولیلیٰ وہ تاریخی خط لے کر بارگاہ نور میں حاضر ہوئے۔ اس سے قبل کہ ابولیلیٰ اپنا تعارف کراتے اور خط کا ذکر کرتے اہل محبت کے دلوں میں بسنے والے محبوب نے دل آویز اور معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ خود ہی سوال کر ڈالا کہ اے ابولیلیٰ لاؤ ہمارا وہ خط ہمیں دے دو جو تبع اول حمیری نے ہمارے نام لکھا تھا

(تاریخ ابن کثیر بحوالہ سچی حکایات از مولانا بشیر احمد کوٹلی لوہاراں)

میلادِ مصطفیٰ بزبان مصطفیٰ ﷺ

سرکار کائنات ﷺ کا عمل مبارک:

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن صوم الاثنين قال ذاك يوم ولدت فيه

(مسلم جلد ۱، ص ۳۶۸ واللفظ لہ سنن کبری جلد ۴، ص ۲۸۶، ۳۰۰، مسند احمد، جلد ۵ ص ۲۹۷، ۲۹۶، مشکوٰۃ ص ۱۷۹، مصنف عبدالرزاق ج ۴ ص ۲۹۶)

''بے شک رسول اللہ ﷺ سے سوموار کے روزے کے متعلق پوچھا گیا آپ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جس میں میرا میلاد ہوا''

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

تذاكر رسول الله صلى الله عليه وسلم وابوبكر رضي الله عنه ميلاد هما عندي (المعجم الکبیر ج ۱ ص ۵۸، مجمع الزوائد ج ۹ ص ۶۳)

''رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرے پاس اپنے اپنے میلاد کا تذکرہ کیا''

امام ہیثمی نے اس روایت کو نقل کر کے کہا اسنادہ حسن (مجمع الزوائد ج ۹ ص ۶۳)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

كرامتي عند ربي ولدت مختونا مسرورا

میرے رب کے ہاں میری یہ بھی کرامت (اعزاز) ہے کہ میں ختنہ شدہ اور ناف بریدہ پیدا ہوا'' (دلائل النبوۃ ج ۱ ص ۱۰۰، لابی نعیم، الشفاء ج ۱ ص ۵۲)

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عن رسول الله صلی اللہ علیه وسلم انه قال انی عندالله مکتوب خاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینته وساخبر کم باول امری دعوة ابراهیم وبشارة عیسی ورؤیا امی التی رات حین وضعتنی وقد خرج لها نور اضاءَ لها منه قصور الشام (مشکوٰۃ ص ۵۱۳، واللفظ لہ طبرانی کبری ج ۱۸ ص ۲۵۳ برقم ۶۳۱ مسند بزار برقم ۲۳۶۵ مسند احمد ج ۴ ص ۱۲۷، دلائل النبوۃ ج ۱، ۸۰، المستدرک ج ۲ ص ۶۰۰ ابن حبان ج ۱۴ ص ۳۱۳ برقم ۶۴۰۴ مجمع الزوائد ج ۸ ص ۲۲۳ شرح السنۃ ج ۷ ص ۱۳ شعب الایمان ج ۲ ص ۱۳۴)

ترجمہ: یعنی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک میں اللہ کے نزدیک خاتم النبیین مقرر ہو چکا تھا اور اس وقت حضرت آدم اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے اور میں تم کو اپنی ابتداء (تخلیق) کی خبر دیتا ہوں، میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی ماں کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا تھا کہ ان سے ایک نور نکلا جس سے ان کے لیے شام کے محلات روشن ہو گئے" (حاکم اور ذہبی دونوں نے اسے صحیح کہا ہے)

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا:

سالت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن اول شیء خلقه الله تعالیٰ؟ فقال هو نور نبیك یا جابر خلقه ثم خلق فیه کل خیر و خلق بعده کل شیءٍ وحین خلقهٗ اقامه قدامه مقام القرب

(الجزء المفقود من المصنف لعبدالرزاق برقم ۱۸ ص ۶۳، ۶۴)

ترجمہ: "میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس چیز کو پیدا فرمایا؟ آپ نے فرمایا: اے جابر! اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے تیرے نبی کے نور کو پیدا فرمایا پھر اس میں ہر خیر کو پیدا کیا اور ہر شے کو اس کے بعد پیدا کیا اور جب اس نور کو پیدا کیا تو اسے

اپنے سامنے مقام قرب میں قائم کیا"

یہ مضمون کتب ذیل میں بھی ہے

مواہب لدنیہ ج ۱ ص ۶۶، سیرت حلبیہ ج ۱ ص ۳۱، مطالع المسرات ص ۱۲۹، ۲۲۱، زرقانی شرح مواہب ج ۱ ص ۱۴۸، تاریخ خمیس ج ۱ ص ۲۰، المورد الروی ص ۲۲، روح المعانی جز ۸، ص ۵۱، الدار السنیہ ص ۴، کشف الخفاء ج ۱ ص ۲۶۵، تلقیح ص ۱۲۸ لا ابن عربی

فائدہ: "الجزء المفقود" پر منکرین کے شکوک وشبہات کے ازالہ کے لیے "علمی محاسبہ" (از مولانا کاشف اقبال مدنی حفظہ اللہ) ملاحظہ فرمائیں!

ارشاد نبوی ہے: اول ما خلق الله نوری

"اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرا نور پیدا فرمایا"۔ (زرقانی شرح مواہب ج ۱ ص ۴۸، مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲، مکتوبات امام ربانی دفتر سوم مکتوب نمبر ۱۲۲، تفسیر روح المعانی ج ۵، جز ۸، ص ۷۱، مطالع المسرات ص ۱۲۹، ۲۲۱، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶۷)

ارشاد رسالت مآب ﷺ ہے

کنت اول النبیین فی الخلق وآخرهم فی البعث

"میں پیدائش میں تمام نبیوں سے اول ہوں اور بعثت میں سب سے آخر ہوں (دلائل النبوۃ ج ۱ ص ۶ لابی نعیم، الخصائص الکبریٰ ج ۱ ص ۳، در منثور ج ۵ ص ۱۸۵، تفسیر ابن کثیر ج ۳، ص ۴۶۹)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے مجھے (میرے نور کو) حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں رکھا اس کے بعد مجھے حضرت نوح کی پشت میں رکھا جب ان کی کشتی طوفان سے کنارے لگ رہی تھی میں ان کے ساتھ تھا پھر مجھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں رکھا گیا اس طرح میں پاک پشتوں سے ہوتا ہوا پاک شکموں میں منتقل ہوا اور اپنے

والدین کے ہاں آ گیا"

(الشفاء ج ۱ ص ۴۸، الخصائص الکبریٰ ج ۱ ص ۳۹، الوفا ج ۱ ص ۳۵، شرح الشفاء ج ۱ ص ۴۳۵ للخفاجی وعلی حاشیہا للعلی)

سید عالم ﷺ فرماتے ہیں

''میری والدہ نے خواب دیکھا کہ میرے شکم میں جو بچہ ہے وہ نور ہے

(ابن عساکر ج ۲ ص ۲۷۲)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لما خلق الله تعالىٰ آدم عليه السلام خبره ببنيه فجعل يرى فضائل بعضهم على بعض فرأى نورا ساطعا في اسفلهم فقال: يارب من هذا؟ فقال ابنك احمد هو اول وهو آخر وهو اول مشفع

(دلائل النبوۃ ج ۵ ص ۴۸۳، الاوائل ج ۱ ص ۲۷ لابن ابی عاصم الخصائص الکبریٰ ج ۱ ص ۳۹)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو انہیں ان کے بیٹوں کی خبر دی پس وہ بعض کے بعض پر فضائل دیکھنے لگے انہیں ان کے آخر سے ایک نور ابھرتا ہوا دکھائی دیا انہوں نے عرض کیا: اے میرے رب! یہ کیسا نور ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ آپ کے بیٹے احمد ﷺ کا نور ہے اور وہ اول ہیں آخر ہیں اور سب سے پہلے ان کی شفاعت قبول کی جائے گی''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ہر قرن میں بنو آدم کے بہترین لوگوں میں بھیجا گیا حتی کہ جس قرن میں، میں ہوں۔

(بخاری ج ۱ ص ۵۰۳، مسند احمد ج ۲ ص ۳۷۳، مشکوٰۃ ص ۵۱۱)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اولاد ابراہیم سے اسماعیل کو چنا اور اولاد اسماعیل سے بنو کنانہ کو چنا، بنو کنانہ سے قریش کو چنا قریش سے بنو ہاشم کو چنا اور بنو ہاشم سے مجھے چنا۔

(مسلم ج ۲ ص ۲۴۵، ترمذی ج ۲ ص ۲۰۱، مسند احمد ج ۴ ص ۱۰۷، مشکوٰۃ ص ۵۱۱)

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: وہ نبی ﷺ کی خدمت میں آئے، گویا انہوں نے (آپ کے نسب کے متعلق) کچھ سنا تھا، پس نبی ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے فرمایا: میں کون ہوں؟ صحابہ نے کہا: آپ پر سلامتی ہو آپ رسول اللہ ﷺ ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں جب اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے سب سے بہتر مخلوق میں رکھا جب ان کو دو گروہوں میں تقسیم کیا تو مجھے سب سے بہتر گروہ میں رکھا پھر جب قبائل پیدا کیے تو مجھے سب سے بہتر قبیلہ میں رکھا جب جانیں پیدا کیں تو مجھے سب سے بہتر جان میں رکھا پھر جب گھر پیدا کیے تو مجھے سب سے بہتر گھر میں رکھا۔ پس میرا گھر بھی سب سے بہتر ہے اور میری جان بھی سب سے بہتر ہے

(ترمذی، ج ۲ ص ۲۰۱، مسند احمد ج ۱ ص ۲۱۰، دلائل النبوۃ للبیہقی ج ۱ ص ۱۶۷، دلائل النبوۃ لابی نعیم ج ۱، برقم ۱۶، مشکوٰۃ ص ۵۱۳، المستدرک ج ۳ ص ۲۷۶، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۷ ص ۳۰۹)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: آپ پر میرے باپ فدا ہوں، جب حضرت آدم جنت میں تھے تو آپ کہاں تھے؟ آپ نے مسکرا کر فرمایا: میں حضرت آدم کی پشت میں تھا اور جب مجھے کشتی میں سوار کرایا گیا تو میں اپنے باپ حضرت نوح علیہ السلام کی پشت میں تھا اور جب مجھے (آگ میں) ڈالا گیا تو میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں تھا میرے والدین کبھی بدکاری پر جمع نہیں ہوئے اور اللہ مجھے ہمیشہ معزز پشتوں سے پاکیزہ رحموں میں منتقل کرتا رہا۔ میری

صفت مہدی اور جب بھی دو شاخیں بنیں میں سب سے بہتر شاخوں میں تھا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے نبوت کا میثاق اور اسلام کا عہد لیا اور تورات و انجیل میں میرا ذکر پھیلایا اور ہر نبی نے میری صفت بیان کی اور زمین میرے نور سے چمک اٹھی اور بادل میرے چہرے سے برستا ہے اور مجھے اپنی کتاب کا علم دیا اور آسمانوں میں میرے شرف کو زیادہ کیا اور اپنے ناموں میں سے میرا نام بنایا پس عرش والا محمود ہے اور میں محمد ہوں...... (البدایہ والنہایہ ج ۲، ص ۲۱۱)

فائدہ: یہی مضمون حافظ ابن حجر عسقلانی نے المطالب العالیہ ج ۴، ص ۱۷۷ برقم ۴۲۵۷، ۴۲۵۶ پر اور حافظ سیوطی نے الدر المنثور ج ۶، ص ۲۹۹، ۲۹۸ پر نقل کیا ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ نے سات آسمانوں کو پیدا کیا اور ان میں سے اوپر والے آسمانوں کو فضیلت دی اور ان میں جس مخلوق کو چاہا رکھا اور سات زمینوں کو پیدا کیا تو اس میں بنو آدم کو سب مخلوق پر فضیلت دی اور بنو آدم میں عرب کو چن لیا اور عرب میں مضر کو چن لیا، مضر سے قریش کو چن لیا، قریش سے بنو ہاشم کو چن لیا اور بنو ہاشم سے مجھے چن لیا پس میں بہترین لوگوں میں بہترین لوگوں کی طرف منتقل ہوتا رہا ہوں۔ پس جس نے عربوں سے محبت کی اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے عربوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا

(دلائل النبوۃ لابی نعیم ج ۱، ص ۵۸، ۹۵، برقم ۱۸، المعجم الکبیر برقم ۱۳۶۵، مجمع الزوائد ج ۸، ص ۲۱۵، المستدرک ج ۴، ص ۷۳، دلائل النبوۃ للبیہقی ج ۱، ص ۱۷۲، ۱۷۱، البدایہ والنہایہ ج ۲، ص ۲۱۱)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن

الیاس بن مضر بن نزار ہوں جب لوگوں کے دو گروہ ہوئے مجھے اللہ تعالیٰ نے ان میں سے سب سے بہتر گروہ میں رکھا پس میرا اپنے ماں باپ سے ظہور ہوا (میلاد ہوا) تو مجھے زمانہ جاہلیت کی بدکاریوں میں سے کسی چیز نے نہیں چھوا تھا اور میں نکاح کے ذریعہ پیدا ہوا اور میں بدکاری کے ذریعہ پیدا نہیں ہوا حتیٰ کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر میں اپنے ماں باپ تک پہنچا پس میں بھی تم سے خیر اور بہتر ہوں اور میرے والدین بھی تم سے خیر اور افضل ہیں۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی ج ۱، ص ۱۷۵، ۱۷۴، تاریخ دمشق کبیر ج ۳ ص ۳۰، ۲۹ برقم ۵۵۷ البدایہ والنہایہ ج ۲، ص ۲۰۸)

سیدنا عبدالمطلب بن ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں: انصار نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: ہم آپ کی قوم سے یہ سنتے ہیں کہ محمد ﷺ کی مثال ایسی ہے جیسے کچرا کنڈی (گھوالے) میں کھجور کا درخت اگ گیا ہو تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! میں کون ہوں؟ لوگوں نے کہا: آپ رسول اللہ ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ راوی نے کہا کہ ہم نے اس سے پہلے آپ کو ان کی طرف نسبت کرتے ہوئے ہرگز نہیں سنا تھا۔ آپ نے فرمایا: سنو! بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا پھر اس کے دو گروہ کیے اور مجھ کو ان میں سے سب سے افضل اور سب سے بہتر گروہ میں رکھا، پھر ان کے قبائل بنائے اور مجھ کو سب افضل اور سب سے بہتر گروہ میں رکھا پھر ان کے قبائل بنائے اور مجھ کو سب سے افضل اور سب سے بہتر قبیلہ میں رکھا پھر ان کے گھر بنائے اور مجھ کو سب سے افضل اور سب سے بہتر گھر میں رکھا پس میرا گھرانا سب سے افضل اور سب سے بہتر ہے اور میں خود سب سے افضل اور سب سے بہتر ہوں۔ (مسند احمد ج ۴، ص ۱۶۶، ۱۶۵، المعجم الکبیر ج ۲۰ ص ۲۸۶ برقم ۱۳۸۲۳، دلائل النبوۃ للبیہقی ج ۱، ص ۱۶۹، ۱۶۸، سنن ابن ماجہ برقم ۱۴۰، ترمذی ج ۲ ص ۲۰۱ برقم ۳۷۵۸ ترمذی نے اسے حسن صحیح

کہا ہے)

ایسی مزید کئی روایات ہیں کہ جن میں حضور اکرم ﷺ کی ولادت، میلاد، پیدائش، آمد، ظہور، پاک پشتوں سے پاکیزہ رحموں کی طرف منتقل ہونا اور آپ کے خاندان وقبیلہ کی نفاست وفضیلت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ انصاف پسندی اور حمایت حق کے جذبہ سے سرشار ہو کر اگر ان احادیث مبارکہ پر غور کیا جائے تو نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ ان میں وعظ وتقریر بھی ہے، منبر بھی، مجمع وحاضرین بھی ہیں، محفل وجلسہ کا اہتمام بھی کارفرما ہے اور میلاد کا تذکرہ وچرچا بھی!

تذکرہ میلاد مصطفیٰ ﷺ بزبان صحابہ:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور (سیدنا) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرے پاس اپنے اپنے میلاد کا تذکرہ کیا۔

(طبرانی کبیر ج ا، ص ۵۸، مجمع الزائد ج ۹، ص ۶۳)

اس کی یہی صورت ہو سکتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں نے ایک دوسرے سے میلاد کا ذکر سنا، لہذا ذکر میلاد اور اس کے لیے مجلس اور پھر اس ذکر کو سننا یہ سارے امور جہاں رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہو رہے ہیں وہاں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عمل سے بھی ان کا ثبوت مل رہا ہے والحمد لله علی ذالك

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت مآب میں درج ذیل اشعار عرض کیے یارسول اللہ!

واحسن منك لم ترقط عینی   واجمل منك لم تلد النساء
خلقت مبرا من کل عیب   کانك قد خلقت کما تشاء

(دیوان حسان رضی اللہ عنہ ص ۱۰)

آپ سے زیادہ حسین میری آنکھ نے دیکھا ہی نہیں
آپ سے زیادہ جمیل کسی ماں نے جنا ہی نہیں
آپ کو ہر عیب سے پاک پیدا کیا گیا ہے
گویا جیسے آپ نے چاہا ویسے پیدا کیا گیا ہے

فائدہ: واضح رہے کہ جب حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں اپنے نعتیہ اشعار پیش کرنے کی خواہش ظاہر کرتے تو رسول مکرم ﷺ ان کے لیے منبر بچھانے کا اہتمام کرواتے حضرت حسان منبر پر چڑھ کر نعت خوانی کا شرف حاصل کرتے، آپ انہیں مدحت کا حکم بھی دیا کرتے (ملاحظہ ہو! بخاری ج ا، ص ۴۵۶، مسلم ج ۲، ص ۳۰۰، ابوداؤد ج ۲ ص ۳۲۸، ترمذی ج ۲، ص ۱۰۷، مشکوۃ ص ۴۱۰)

ان اشعار میں سیدنا حسان رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کی پیدائش کا ذکر کیا ہے تو ظاہر ہے کہ آپ کی ولادت کا ذکر منبر پر ہوا آپ ﷺ کے سامنے ہوا اور یہاں دیگر محبان رسول صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے تو یہی انداز "محفل میلاد" ہے

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوت مآب ﷺ میں درج ذیل اشعار عرض کیے

من قبلها طبت فی الظلال وفی   مستودع حیث یخصف الورق
ثم هبت البلاد لا بشر   انت ولا مضغة ولا علق
بل نطفة ترکب السفین وقد   الجم نسرا واهله الغرق
تنقل من صالب الی رحم   اذا مضی عالم بدا طبق
وردت نارا الخلیل مستترا   فی صلبه انت کیف یحترق
حتی احتوی بیتك المهیمن من   خندف علیآء تحتها النطق

وانت لما ولدت اشرقت الارض   وضاءت بنورك الافق

فنحن في ذالك الضياء وفي   النور وسبل الرشاد نخترق

(دلائل النبوۃ للبیہقی ج ۵، ص ۶۸، ۶۷، البدایہ والنہایہ ج ۳، ص ۶۲۶، المعجم الکبیر ج ۴، ص ۲۱۳ رقم ۴۱۶۷، المستدرک ج ۳ ص ۳۲۷، تلخیص المستدرک ج ۳، ص ۳۲۷، تاریخ دمشق کبیر جلد ۳، ص ۲۳۳، ۲۳۱، مواہب اللدنیہ ج ۱، ص ۳۵۲، زرقانی شرح مواہب ج ۳، ص ۸۵، ۸۴، نسیم الریاض ج ۲، ص ۲۰۵ تفسیر قرطبی ج ۱۳، ص ۱۳۵، سبل الھدیٰ والرشاد ج ۵، ص ۴۷۰، ۴۶۹، الاصابہ فی ترجمۃ خریم، ابن شاہین ج ۱، ص ۳۲۳، السیرۃ لابن کثیر ج ۱، ص ۱۹۵، مجمع الزوائد ج ۸، ص ۲۱۷، سیرت حلبیہ ج ۱، ص ۹۲، الشفاء ج ۱، ص ۱۰۰، شرح الشفا للقاری ج ۲، ص ۲۰۵، سیر اعلام النبلاء ج ۲، صفحہ ۱۰۲)

"یعنی: یارسول اللہ ﷺ! اس سے پہلے آپ سایوں میں پاکیزگی کے ساتھ تھے، حضرت آدم جنت میں جہاں تھے وہاں درختوں کے پتے چپٹے ہوئے تھے پھر آپ شہروں کی طرف آئے اس وقت آپ نہ بشر تھے نہ گوشت کا ٹکڑا تھے اور نہ جما ہوا خون تھے بلکہ آپ نطفہ تھے جب آپ کشتی میں سوار ہوئے نسر (بت) کے منہ میں لگام ڈالی گئی اور اس کے ماننے والے غرق ہوگئے آپ (پاک) رحموں کے طرف منتقل ہو رہے تھے جب ایک عالم (زمانہ) کے بعد دوسرا عالم گذرتا رہا آپ حضرت خلیل کی پشت میں (چھپے) تھے جب انہیں آگ میں ڈالا گیا جس کی پشت میں آپ ہوں اسے آگ کیسے جلا سکتی ہے آپ کے شرف کی بلندی نے نسب کی بلندیوں کو جمع کرلیا ہے اور جب آپ کی ولادت ہوئی تو تمام زمین روشن ہوگئی اور آپ کے نور سے آسمانوں کے کنارے چمکنے لگے سو ہم اس چمک اور نور میں، ہدایت کے راستے تلاش کر رہے ہیں"

نوٹ: یہی اشعار ابن قیم نے زاد المعاد ج ۳ ص ۴۷۰، اشرفعلی تھانوی نے نشر الطیب ص ۸، ۹، خطبات حکیم الامت ج ۳۱، ص ۱۳۹، شکر النعمۃ ص ۳۸ نواب صدیق نے الشمامۃ العنبریہ ص ۱۰، بادشاہ گل دیوبندی نے نور وبشر ص ۱۸، عبداللہ نجدی نے مختصر سیرت الرسول ص ۳۰ ہفت روزہ تنظیم

اہلحدیث ۲۳ جون ۱۹۹۵ء پر بھی ہیں۔

فائدہ: واضح رہے کہ سیدنا خریم بن حارثہ بن لام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تبوک سے واپس لوٹے تو میں اسلام لایا۔ اس وقت میں نے سنا کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ یہ کہہ رہے تھے: یارسول اللہ! میں آپ کی مدح کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: کہو! اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو طمع کاری اور بناوٹ سے محفوظ رکھے گا۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مذکورہ نعتیہ اشعار کہے۔

(دلائل النبوۃ جلد ۵، ص ۶۸، ۶۷)

اس غزوہ میں تقریباً تیس ہزار کا مجمع تھا، جس میں خلفاء اربعہ بھی تھے۔ (ملاحظہ ہو! سیرت رسول عربی ص ۲۲۲، باب غزوہ تبوک)

اب اندازہ فرمایئے کہ اس قدر جم غفیر اور اجتماع کثیر کے سامنے حضور اکرم ﷺ کے اذن سے، آپ کی ولادت پاک کے ذکر جلیل کو 'جلسہ میلاد مصطفی ﷺ' کے نام سے ہی یاد کیا جائے گا۔

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب ابولہب مر گیا تو میں نے اسے ایک سال کے بعد خواب میں برے حال میں دیکھا تو اس نے کہا کہ تمہارے بعد مجھے کوئی راحت نہیں پہنچی سوائے اس کے کہ ہر سوموار کو مجھ سے عذاب کم کردیا جاتا ہے (حضرت عباس نے) کہا کہ یہ اس لیے ہے کہ:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولد یوم الاثنین و کانت ثویبۃ بشرت ابا لھب بمولدہٖ فاعتقھا   (فتح الباری ج ۹ ص ۱۴۵)

"بے شک نبی کریم ﷺ کا میلاد سوموار کے دن ہوا تھا اور ثویبہ (ابولہب کی لونڈی) نے ابولہب کو آپ کے میلاد کی بشارت دی تو اس نے اسے آزاد کردیا"

سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کا میلاد ہوا تو ساری زمین روشن ہوگئی (الوفا ج ۱ ص ۹۵، الخصائص الکبریٰ ج ۱ ص ۱۱۷)

سیدہ شفا رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ حضرت آمنہ کے گھر پیدا ہوئے تو میرے لیے مشرق و مغرب کے درمیان کا سارا حصہ روشن ہوگیا اور میں نے شام کے محلات دیکھ لیے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ختنہ شدہ اور ناف بریدہ پیدا ہوئے۔ (زرقانی شرح مواہب ج ۱ ص ۱۳۴)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وقتاً فوقتاً میلاد النبی ﷺ کا ذکر خیر کرتے رہتے تھے اور آپ کے اوصاف و کمالات کو ایک دوسرے سے بیان کرتے بلکہ آپ کی آمد پر جلسے، بزم محفل اور مجلس کے انداز میں بھی ذکر کیا کرتے تھے اس کی ایک مثال حاضر خدمت ہے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنے حجرہ مبارکہ سے باہر تشریف لائے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بیٹھے ہوئے پایا تو فرمایا:

ما اجلسکم قالوا اجلسنا نذکر اللہ و نحمدہ علی ما ھدانا للاسلام و من علینا بك قال آللہ ما اجلسکم الا ذلك قالوا آللہ ما اجلسنا الا ذالك قال اما انی لم استحلفکم تھمۃ لکم و انہ اتانی جبریل علیہ السلام فاخبرنی ان اللہ عزوجل یباھی بکم الملائکۃ

(المعجم الکبیر ج ۱۹ ص ۳۱۱، مسند احمد ج ۴ ص ۹۲، التوحید لابن مندہ صفحہ ۳۰۱، الزہد لابن مبارک ص ۳۹۶)

ترجمہ: ''آج تمہیں کس نے بٹھایا (جلسہ کروایا) ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا ہم بیٹھے (ہم نے جلسہ کیا) ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور اس کی حمد و ثناء کریں کہ اس نے ہمیں اسلام کا راستہ دکھایا اور آپ کو بھیج کر ہم پر احسان فرمایا ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم! کیا

اسی چیز نے تمہیں یہاں بٹھایا؟ عرض کیا: اللہ کی قسم! ہمیں اس بات نے بٹھایا ہے فرمایا: میں نے کسی تہمت کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی بے شک میرے پاس جبریل آئے ہیں اور انہوں نے بتایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے اس عمل (جشن میلاد النبی ﷺ پر) فرشتوں کے سامنے فخر فرما رہا ہے''

ملاحظہ فرمائیں! اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب و مطلوب کو بھیج کر مسلمانوں پر احسان فرمایا تو قدر دانوں نے میلاد النبی ﷺ پر شکر کرتے ہوئے محفل سجا کر خدا کا ذکر اور حمد و ثناء کی تو محبوب بھی خوش ہوگئے اور خدا تعالیٰ اس قدر راضی ہوا کہ اس عمل جشن میلاد پر اپنے معصوم فرشتوں کے سامنے فخر فرما رہا ہے۔ معلوم ہوا کہ میلاد النبی ﷺ منانے والوں پر خدا بھی خوش اور محبوب خدا بھی راضی ہیں۔ لہذا اب ناراض ہونے والوں کو ہوش کے ناخن لینے چاہییں۔

واقعہ ابولہب پر محدثین کی آراء:

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

قال عروۃ و ثویبۃ مولاۃ لابی لھب کان ابو لھب اعتقھا فارضعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما مات ابو لھب أریہ بعض اھلہ بشر حیبۃ قال لہ ماذا لقیت قال ابو لھب لم الق بعدکم غیر أنی سقیت فی ھذہ بعتاقتی ثویبۃ (بخاری ج ۲ ص ۷۶۴، کتاب النکاح باب و امھاتکم الاتی ارضعنکم)

عروہ نے بیان کیا ہے کہ ثویبہ ابولہب کی آزاد کردہ لونڈی ہے، ابولہب نے اسے آزاد کیا تو اس نے نبی کریم ﷺ کو دودھ پلایا۔ پس جب ابولہب مر گیا تو اس کے بعض اہل خانہ کو وہ برے حال میں دکھایا گیا، اس نے اسے (ابولہب سے) پوچھا کہ تو نے کیا پایا؟ ابولہب بولا تمہارے بعد میں نے کوئی راحت نہیں پائی ماسوائے اس کے کہ ثویبہ کو آزاد

کرنے کی وجہ سے اس (چھنگلی) سے پلایا جاتا ہوں"

حافظ ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے: حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب ابولہب مرگیا تو میں نے سال کے بعد اسے خواب میں برے حال میں دیکھا۔ اس نے کہ میں نے تمہارے بعد کسی راحت کو نہیں پایا ماسوائے اس کے کہ بیشک سوموار کے دن مجھ پر عذاب ہلکا کردیا جاتا ہے آپ نے بتایا کہ یہ اس لیے ہے کہ بے شک نبی کریم ﷺ کا میلاد پیر کے دن ہوا اور ثوبیہ نے ابولہب کو آپ کے میلاد کی بشارت دی تو اس نے اسے آزاد کردیا

(فتح الباری ج ۹ ص ۱۴۵)

اسی واقعہ کو امام عبدالرزاق نے اپنی مصنف ج ۷، ص ۴۷۸، امام بیہقی نے شعب الایمان ج ۱ ص ۲۶۱ اور دلائل النبوۃ ج ۱ ص ۱۵۰ علامہ ابوالقاسم سہیلی نے الروض الانف ج ۵ ص ۱۹۲، حافظ ابن کثیر نے سیرت نبویہ ج ۱ ص ۲۲۴، اور البدایہ والنہایہ ج ۲، ص ۳۳۲، امام بغوی نے شرح السنہ ج ۹ ص ۵۷۶، امام زیلعی نے نصب الرایہ ج ۳، ص ۱۶۸، امام عینی نے عمدۃ القاری ج ۲۰ ص ۹۵، شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۹، امام سیوطی نے الحاوی للفتاوی ج ۱ ص ۱۹۶، علامہ حسین بن محمد دیار بکری نے تاریخ الخمیس ج ۱ ص ۲۲۲، علامہ احمد بن محمد قسطلانی نے المواہب اللدنیہ ج ۱ ص ۲۷، حافظ ابن ناصر الدین دمشقی نے مورد الصادی فی مولد الہادی (الحاوی ج ۱، ص ۱۹۷) شیخ القراء والمحدثین حافظ شمس الدین ابن جزری نے عرف التعریف بالمولد الشریف (الحاوی ج ۱، ص ۱۹۶) اور دیگر علماء محدثین نے اپنی اپنی تصانیف میں نہایت ہی ذمہ داری سے نقل کیا ہے۔

اور دیوبندیوں کے پیشوا انور شاہ کاشمیری نے فیض الباری ج ۴ ص ۲۷۸ اور دیوبندیوں وغیر مقلدوں کے امام عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نجدی نے مختصر سیرۃ الرسول

ص ۱۳ پر بھی درج کیا ہے اور ان دونوں کے مسلم "ابن قیم" نے تحفۃ المودود باحکام المولود ص ۱۹، ابراہیم سیالکوٹی نے سیرت المصطفیٰ ص ۱۵۴ حاشیہ اور وحید الزماں وہابی نے تیسیر الباری ج ۷ ص ۳۱ پر بطور استدلال نقل کیا ہے۔

معلوم ہوا کہ ابولہب جیسا کافر جس کی مذمت میں پوری سورۃ "تبت یدا ابی لھب وتب" نازل ہوئی جب اسے میلاد النبی ﷺ پر خوشی کرنے کی وجہ سے محروم نہیں رکھا گیا بلکہ اس کے عذاب میں تخفیف کردی گئی تو مسلمان، حضور کے غلام کے متعلق کیا خیال ہے بارگاہ خداوندی سے اسے کس قدر انعام سے نوازا جائے گا؟

محدثین کی تصریحات:

امت مسلمہ کے جلیل القدر علماء و محدثین نے اس روایت کی روشنی میں مسئلہ میلاد پر استدلال کیا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو!

حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین دمشقی نے "مورد الصادی فی مولد الہادی" میں لکھا ہے یہ بات صحت کے ساتھ ثابت ہے کہ میلاد النبی کی خوشی میں ثوبیہ کو آزاد کرنے پر ابولہب کے عذاب میں اللہ تعالیٰ نے کمی کردی اور اس کے بعد انہوں نے یہ اشعار پڑھے:

اذا کان ھذا کافرا جاء ذمہ　　وتبت یداہ فی الجحیم مخلدا
اتی انہ فی یوم الاثنین دائما　　یخفف عنہ للسرور باحمدا
فما الظن بالعبد الذی طول عمرہ　　باحمد مسرور اومات موحدا

(الحاوی للفتاوی ج ۱ ص ۱۹۷ حجۃ اللہ علی العالمین ص ۲۳۸)

یعنی جب یہ ایسا کافر ہے جس کی مذمت میں تبت یدا نازل ہوئی ہے۔ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا یہ بات ثابت ہے کہ ہمیشہ سوموار کو حضور اکرم ﷺ کے میلاد پر خوشی کرنے کی وجہ سے اس پر عذاب کم کردیا جاتا ہے پس کیا خیال ہے اس آدمی کے متعلق جو

ساری عمر آپ کے میلاد پر خوشیاں منائے اور توحید پر وفات پا جائے۔

شیخ القراء، حافظ محمد بن الجزری نے "عرف التعریف بالمولد الشریف" میں لکھا ہے

پس جب ابولہب وہ کافر ہے کہ جس کی مذمت میں قرآن نازل ہوا اس پر نبی کریم ﷺ کے میلاد کی رات خوشی کرنے پر عذاب میں کمی کر دی جاتی ہے، تو امت محمدیہ کے اس مسلمان موحد کا کیا حال (مقام) ہوگا، جو آپ کے میلاد پر خوشی منائے آپ کی محبت میں اپنی طاقت کے مطابق خرچ کرے خدا کی قسم! ایسے مسلمان کی اللہ کی طرف سے جزا یہ ہے کہ وہ اسے اپنے فضل سے "جنات نعیم" میں داخل فرمادے۔

حافظ ابن جزری کی یہ عبارت درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

الحاوی للفتاوی ج ا ص ۱۹۶، زرقانی علی المواہب ج ا ص ۱۳۹، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۲۳۸، انسان العیون ج ا ص ۱۳۷ (سیرت حلبیہ) تاریخ الخمیس ج ا ص ۲۲۲، سبل الہدیٰ والرشاد ج ا ص ۳۵۵، شرح المولد لابن حجر، جواہر البحار ج ۳ ص ۳۳۸

نوٹ: اس عبارت کو عبداللہ بن محمد عبدالوہاب نجدی نے بھی مختصر سیرۃ الرسول ص ۱۳ پر نقل کیا ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے ابولہب کا واقعہ ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے: اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی ولادت کی رات محفل میلاد منعقد کرنے والوں اور اس پر خوشی منانے والوں کے لیے دلیل ہے کہ وہ اس سلسلہ میں مال خرچ کریں کیونکہ ابولہب جو کافر تھا جس کی مذمت میں قرآن نازل ہوا جب اس نے رسول اللہ ﷺ کے میلاد کی خوشی کی اور اس کو جزا ملی تو جو مسلمان رسول اللہ ﷺ کی محبت اور خوشی میں مال خرچ کریں گے ان کی جزا کا کیا عالم ہوگا؟ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۹)

حافظ ابن جزری کی مسطورہ بالا عبارت کو درج ذیل اجلہ علماء ومحدثین نے بطور

دلیل نقل کیا ہے۔ علامہ احمد بن محمد قسطلانی المواہب اللدنیہ ج ا ص ۲۷، امام سیوطی الحاوی للفتاوی ج ا ص ۱۹۶، علامہ برہان الدین حلبی انسان العیون (معروف بہ سیرحلبیہ) ج ا ص ۱۳۷، علامہ حسین بن محمد دیار بکری، تاریخ الخمیس ج ا ص ۲۲۲، علامہ محمد یوسف شامی، سبل الہدیٰ والرشاد ج ا ص ۳۵۵ وغیرہ ان سب نے اس واقعہ سے میلاد النبی ﷺ منانے پر استدلال کیا ہے۔

نوٹ: عبدالحی لکھنوی نے بھی لکھا ہے: جب ابولہب ایسے کافر پر آپ ﷺ کی ولادت کی خوشی کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوگئی تو جو کوئی امتی آپ کی ولادت کی خوشی کرے اور اپنی قدرت کے موافق آپ کی محبت میں خرچ کرے کیونکر اعلیٰ مرتبہ کو نہ پہنچے گا۔ (مجموعۃ الفتاوی ج ۲ ص ۲۸۲) دیوبندیوں کے مفتی رشید احمد لدھیانوی نے بھی اس واقعہ سے جشن میلاد پر استدلال کیا ہے۔ (احسن الفتاوی ج ا ص ۳۴۷)

میلاد مصطفیٰ ﷺ کے بارے محدثین کے ارشادات

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

ما ورد فی عقیقة النبی صلی الله علیه وسلم عن نفسه بعد البعث: قلت: وظهر لی تخریجه علی اصل اخر، وهو ما اخرجه البیهقی، عن انس ان النبی ﷺ عق عن نفسه بعد النبوة مع انه قد ورد ان جده عبدالمطلب عق عنه فی سابع ولادته والعقیقة لا تعاد مرة ثانیة فیحمل ذالك علی ان الذی فعله النبی ﷺ اظهار للشکر علی ایجاد الله تعالیٰ اياه، رحمة للعالمین، وتشریفا لامته، کما کان یصلی علی نفسه لذلك فیستحب لنا ایضا الشکر بمولده باجتماع الاخوان واطعام الطعام ونحو

ذالك من وجوه القربات واظهار المسرات (حسن المقصد فی عمل المولد ۶۴، ۶۵)

ترجمہ: ''بعثت کے بعد حضورﷺ نے اپنا عقیقہ خود کیا، میں کہتا ہوں میرے لیے اس حدیث کی ایک اور اصل بھی ظاہر ہوئی ہے جسے امام بیہقی نے حضرت انسؓ سے روایت کیا کہ بعثت کے بعد حضورﷺ نے اپنی طرف سے ایک عقیقہ خود کیا، اس کے ساتھ یہ روایت بھی ہے کہ حضورﷺ کے جد امجد حضرت عبدالمطلبؓ نے آپﷺ کی ولادت کے ساتویں دن عقیقہ کیا، حالانکہ عقیقہ دوبارہ نہیں کیا جاتا، لہذا اس قول میں تطبیق یوں ہوگی کہ وہ فعل (عقیقہ) جسے حضورﷺ نے خود کیا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی پیدائش اور آپﷺ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت للعالمین بنا کر مبعوث کرنے پر اظہار تشکر ہے اور آپ کی امت کے لیے باعث شرف ہے، یہ ایسے ہی ہے جیسے حضورﷺ خود اپنی ذات پر درود وسلام بھیجا کرتے تھے، لہذا ہمارے لیے یہ بھی مستحب ہے کہ ہم اظہار تشکر کے طور پر حضورﷺ کی ولادت پر مسلمانوں کا اجتماع عام منعقد کیا کریں، کھانا کھلائیں اور اس طرح کی دیگر تقریبات کا انعقاد کریں اور آپ کی ولادت پر خوشیوں کا اظہار کیا کریں۔

امام ابن حجر عسقلانی کی تحقیق:

وقد سئل شيخ الاسلام حافظ العصر ابو الفضل ابن حجر عن عمل المولدفاجاب بما نصه: قال: وقد ظهر لي تخريجها على اصل ثابت، وهو ما ثبت في الصحيحين من ان النبي صلى الله عليه وسلم قدم المدينة فوجد اليهود يصومون يوم عاشوراء فسالهم فقالوا هو يوم اغرق الله فيه فرعون ونجى موسىٰ، فنحن نصومه شكر الله تعالىٰ فيستفاده منه فعل الشكر الله تعالىٰ على ما من به في يوم معين من اسداء نعمة او دفع نقمة ويعاد ذالك في نظير ذلك اليوم منكل سنة والشكر لله تعالىٰ

يحصل بانواع العبادات كالسجود والصيام والصدقة والتلاوة واى نعمة اعظم من النعمة ببروز هذا النبی ﷺ الذی هو نبی الرحمة فی ذالك اليوم (حسن المقصد فی عمل المولد از امام جلال الدین سیوطی)

ترجمہ: شیخ الاسلام حافظ العصر ابوالفضل ابن حجر سے میلاد شریف کے عمل کے حوالے سے پوچھا گیا آپ نے اس کا جواب کچھ یوں دیا: مجھے میلاد شریف کے بارے میں اصل تخریج کا پتہ چلا جو صحیحین سے ثابت ہے کہ حضور اکرمﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپﷺ نے یہود کو عاشورا کے دن روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ آپﷺ نے ان سے پوچھا ایسا کیوں کرتے ہو؟ اس پر وہ عرض کناں ہوئے کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق کیا اور موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکر بجالانے کے لیے اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ کسی معین دن میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی احسان وانعام کے عطا ہونے یا کسی مصیبت کے ٹل جانے پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا چاہیے اور ہر سال اس دن کی یاد تازہ کرنا بھی مناسب تر ہے، اللہ تعالیٰ کا شکر نماز وسجدہ، روزہ، صدقہ اور تلاوت قرآن اور دیگر عبادات کے ذریعہ بجالایا جاسکتا ہے اور حضورﷺ کی ولادت سے بڑھ کر اللہ کی نعمتوں میں سے کون سی نعمت ہے؟ اس لیے اس دن ضرور سجدہ بجالانا چاہیے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ اشعار میں سے چند ہیں

نبی خص بالتقديم قدما
وآدم بعد في طين وماء

كريم بالحيا من راحتيه

بجود وفي المحيا بالحياء

نبي الله يا خير البرايا

بجاهك اتقي فصل القضاء

فان احزن فيمدحك لي سروري

وان قنط فحمدك لي رجائي

عليك سلام رب الناس يتلو

صلاة في الصباح و في المساء

ترجمہ:۱: وہ پیغمبر جو مقدم ہونے کی حیثیت سے سب سے ممتاز ہیں اور آپ کو اس وقت نبی بنایا گیا جب آدم مٹی اور پانی کے درمیان تھے۔

۲: وہ ایسے سخی ہیں کہ آپ کے دونوں ہاتھوں سے بخشش اور عطا کا مینہ برس رہا ہے اور چہرہ انور پر حیاء اور شرم نمایاں رہتی ہے۔

۳: اے رسول خدا ﷺ! اے سب سے برگزیدہ انسان آپ کے طفیل میں اللہ تعالیٰ سے حشر کے دن کی رسوائی سے پناہ مانگتا ہوں۔

۴: اگر میں غمگین ہوتا ہوں تو آپ کی مدح سامان مسرت باہم پہنچاتی ہے اور اگر کبھی مایوسی چھاتی ہے تو آپ کی مدح سے آسرا ملتا ہے۔

۵: تمام انسانوں کے مالک اور رب کا آپ پر سلام ہو اور سلام کے بعد درود ہو اور یہ سلسلہ صبح

وشام جاری رہے۔ (نقوش رسول نمبر ص ۲۱۶)

امام زرقانیؒ کی تحقیق:

ترجمہ: ''اہل اسلام ان ابتدائی تین ادوار (جن کو نبی کریم ﷺ نے خیر القرون فرمایا ہے) کے بعد سے ہمیشہ ماہ میلاد النبی ﷺ میں محافل میلاد منعقد کرتے چلے آرہے ہیں، یہ عمل (اگرچہ) بدعت ہے مگر ''بدعت حسنہ'' ہے (جیسا کہ) امام سیوطیؒ نے فرمایا ہے اور مدخل میں ابن الحاج کے کلام سے بھی یہی مراد ہے اگرچہ انہوں نے ان محافل میں در آنے والی ممنوعات (محرمات) کی مذمت کی ہے لیکن اس سے پہلے تصریح فرمادی ہے کہ اس ماہ مبارک کو اعمال صالحہ اور صدقہ وخیرات کی کثرت اور دیگر اچھے کاموں کے لیے خاص کر دینا چاہیے۔ میلاد منانے کا یہی طریقہ پسندیدہ ہے۔ خطاب بن دحیہ کا بھی یہی موقف ہے۔ جنہوں نے اس موضوع پر ایک مستقل کتاب (التنویر فی المولد البشیر والنذیر) تالیف فرمائی جس پر بادشاہ مظفر شاہ ''اربل'' نے انہیں ایک ہزار دینار (بطور انعام) پیش کیے اور یہی رائے ''ابوطیب سبتی'' کی ہے جو قوص کے رہنے والے تھے۔ یہ تمام علماء جلیل القدر مالکی آئمہ میں سے ہیں۔ (شرح المواہب للزرقانی ج:۱ص:۱۳۰)

حضرت ملا علی قاریؒ کی تحقیق:

ترجمہ: ''(محفل میلاد النبی ﷺ قرون ثلاثہ فاضلہ کے بعد صرف نیک مقاصد کے لیے شروع ہوئی اور جہاں تک اس کے انعقاد میں نیت کا تعلق ہے تو وہ اخلاص پر مبنی تھی۔ پھر ہمیشہ سے جملہ اہل اسلام تمام ممالک اور بڑے بڑے شہروں میں آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے مہینے میں محافل میلاد منعقد کرتے چلے آرہے ہیں اور اس کے معیار اور عزت وشرف کو عمدہ ضیافتوں اور خوبصورت طعام گاہوں (دستر خوانوں) کے ذریعے برقرار رکھا اور

اب بھی ماہ میلاد کی راتوں میں طرح طرح کے صدقات اور خیرات دیتے ہیں اور خوشیوں کا اظہار کرتے ہیں بلکہ جونہی ماہ میلاد النبی ﷺ قریب آتا ہے خصوصی اہتمام شروع کر دیتے ہیں اور نتیجتاً اس ماہ مقدس کی برکات اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے فضل عظیم کی صورت میں ان پر ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ بات تجرباتی عمل سے ثابت ہے جیسا کہ امام شمس الدین ابن الجزری المقریؒ نے بیان کیا ہے کہ ماہ میلاد کے اس سال مکمل طور پر حفظ وامان اور سلامتی رہتی ہے اور تمنائیں پوری ہونے کی بشارت، بہت جلد ملتی ہے۔

(المورد الروی فی مولد النبی ﷺ ۱۲: ۱۳ از ملا علی قاری)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا مشاہدہ:

وکنت قبل ذالک بمکۃ المعظمۃ فی مولد النبی ﷺ فی یوم ولادتہ والناس یصلون علی النبی ﷺ ویذکرون ارھاصاتہ التی ظھرت فی ولادتہ ومشاھدہ قبل بعثتہ فرایت انوار اسطعت دفعۃ واحدۃ لا اقول انی ادرکتھا ببصر الجسد ولا اقول ادرکتھا ببصر الروح فقط واللہ اعلم کیف کان الامر بین ھذا وذالک فتاملت تلک الانوار فوجدتھا من قبل الملائکۃ الموکلین بامثال ھذا المشاھد وباستال ھذاہ المجالس ورایت یخالطہ انور الملائکۃ انوار الرحمۃ (فیوض الحرمین ۸۰، ۸۱)

ترجمہ: اس سے پہلے مکہ مکرمہ میں حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے دن میں ایک ایسی میلاد کی محفل میں شریک ہوا جس میں لوگ آپ کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ درود وسلام عرض کر رہے تھے اور وہ واقعات بیان کر رہے تھے جو آپ کی ولادت کے موقعہ پر ظاہر ہوئے اور جن کا مشاہدہ آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے ہوا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ اس محفل پر انوار وتجلیات کی برسات شروع ہوگئی میں نہیں کہتا کہ میں نے یہ منظر صرف جسم کی آنکھ سے

دیکھا تھا نہ یہ کہتا ہوں کہ فقط روحانی نظر سے دیکھا تھا، بہرحال جو بھی ہو میں نے غور وخوض کیا تو مجھ پر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ یہ انوار ان ملائکہ کرام کی وجہ سے ہیں جو ایسی مجالس میں شرکت پر مامور کیے ہوتے ہیں اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ کرام کے ساتھ ساتھ رحمت باری تعالیٰ کا نزول بھی ہو رہا تھا۔

حضرت امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

لازال اھل الحرمین الشریفین والمصر والیمن والشام وسائر بلاد العرب من المشرق والمغرب یحتفلون بمجلس مولد النبی ﷺ ویفرحون بقدوم ھلال شھر ربیع الاول ویھتمون اھتماما بلیغا علی المساع والقراء ۃ لمولد النبی ﷺ وینالون بذالک اجرا جزیلا وفوزا عظیما (المولد العروس: ۵۸)

ترجمہ: ''ہمیشہ مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ، مصر، شام، یمن غرض شرق سے غرب تک تمام بلاد عرب کے باشندے میلاد النبی ﷺ کی محفلیں منعقد کرتے آئے ہیں۔ جب ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہیں تو ان کی خوشی کی انتہا نہیں رہتی۔ چنانچہ ذکر میلاد پڑھنے اور سننے کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں اور بے پناہ اجر وکامیابی حاصل کرتے ہیں''

امام ابن تیمیہ کی رائے:

فتعظیم المولد واتخاذہ موسما قد یفعلہ بعض الناس ویکون لہ فیہ اجر عظیم لحسن قصدہ وتعظیمہ لرسول اللہ ﷺ (اقتضاء الصراط المستقیم: ۲۹۷)

ترجمہ: ''چنانچہ اس دن کو اہتمام سے منانا اور اس کی تعظیم کرنا، حسن نیت اور حضور ﷺ کی محبت کی وجہ سے اجر عظیم کا باعث ہو سکتا ہے''

حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی کا معمول:

کنت اصنع فی ایام المولد طعاما صلہ بالنبی ﷺ فلم یفتح لی سنۃ من السنین شی اصنع بہ طعاما فلم اجد الا حمصا مقلیا فقسمتہ بین الناس فرایتہ ﷺ وبین یدیہ ہذہ الحمص متبھجا بشاشا (الدرالثمین:۴۰)

ترجمہ: ''میں ہر سال حضورﷺ کے میلاد کے موقع پر کھانے کا اہتمام کرتا تھا، لیکن ایک سال (بوجہ عسرت) کھانے کا اہتمام نہ کرسکا، مگر میں نے کچھ بھنے ہوئے چنے لے کر میلاد کی خوشی میں لوگوں میں تقسیم کردیے۔ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضورﷺ کے سامنے وہی چنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ خوش وخرم تشریف فرما ہیں۔''

امام قسطلانی کا ارشاد:

لازال اھل الاسلام یحتفلون بشھر مولدہ علیہ السلام ویعملون الولائم ویتصدقون فی لیالیۃ انواع الصدقات ویظھرون السرور ویزودن فی المبرات ویعتنون بقراۃ مولدہ الکریم ویظھر علیھم من برکاتہ کل فضل عظیم ومما جرب من خواصہ انہ امان فی ذالک العام وبشری عاجلہ سیل البغیۃ والمرام فصح اللہ امر اتخذ لیالی شھر مولدہ المبارک اعیادا لیکون اشد علۃ علی من فی قلبہ مرض (المواہب اللدنیہ:۱:۲۷)

ترجمہ: ''ہمیشہ سے اہل اسلام حضورﷺ کی ولادت باسعادت کے مہینے میں محافل میلاد کا اہتمام کرتے آئے ہیں کھانا کھلاتے ہیں اور ربیع الاول کی راتوں میں صدقات وخیرات کی تمام ممکنہ صورتیں بروئے کار لاتے ہیں۔ اظہار مسرت اور نیکیوں میں کثرت کرتے ہیں۔ میلاد شریف کے چرچے کیے جاتے ہیں۔ ہر مسلمان میلاد شریف کی برکات سے بہرہ ور

فیض یاب ہوتا ہے۔ میلاد النبیﷺ کی مجرب چیزوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جس سال میلاد منایا جائے وہ سال امن سے گزرتا ہے، نیز (یہ عمل) نیک مقاصد اور دلی خواہشات کی فوری تکمیل میں بشارت ہے، اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے ماہ میلاد النبیﷺ کی راتوں کو (بھی) بطور عید منا کر اس کی شدت مرض میں اضافہ کیا جس کے دل میں (بغض رسالت مآبﷺ کے سبب پہلے ہی خطرناک) بیماری ہے۔''

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا ارشاد:

فقیر کا مشرب یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہے بلکہ برکات کا ذریعہ سمجھ کر ہر سال محفل منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف اور لذت پاتا ہوں (فیصلہ ہفت مسئلہ ص:۹)

شیخ محمد بن علوی المالکی کی رائے:

ان الاحتفال بالمولد النبی الشریف تعبیر عن الرح والسرور بالمصطفی صلی اللہ علیہ وسلم وقد انتفع بہ فقد جاء فی البخاری انہ یخفف عن ابی لھب کل یوم الاثنین بسبب عتقہ لثویبۃ جاریتہ لما بشرتہ بولادۃ المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

(حول الاحتفال بذکرالمولد النبوی الشریف از السید محمد بن علوی بن عباس المالکی الحسینی)

ترجمہ: ''بے شک میلاد النبیﷺ کی محفل حضور نبی اکرمﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی ومسرت سے عبارت ہے اور اس اظہار خوشی پر تو کافر نے بھی فائدہ اٹھایا ہے۔ صحیح بخاری میں مذکور ہے کہ سوموار کے روز اس لیے ابولہب کے عذاب میں تخفیف کردی جاتی ہے کہ اس نے اپنی لونڈی ثویبہ کو حضور نبی اکرمﷺ کی ولادت کی خوشخبری دینے کی بنا، پر (اظہار مسرت کی وجہ سے) آزاد کردیا تھا۔''

امام نصیر الدین ابن الطباخ کا قول:

اذا انفق المنفق تلك الليلة وجمع جمعا الطعمهم مايجوز اطعامه واسمعهم للاخرة ملبوسا كل ذالك سرور ابمولده صلى الله عليه وسلم بجميع ذالك جائز ويثاب فاعله اذا حسن القصد

(سبل الہدیٰ والرشاد ج:۱:۳۴۳)

ترجمہ: ''کسی شخص نے میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی شب لوگوں کو جمع کیا، انہیں حلال وطیب کھانے کھلائے اور صحیح روایات سے ثابت واقعات سنانے کا اہتمام کیا اگر یہ سب کچھ میلادِ پاک کی خوشی میں ہے اور اس کی نیت صحیح ہے تو یہ سب کچھ جائز ہے اور ایسا کرنے والے کو ثواب ملے گا۔''

اہل مکہ مکرمہ کا جشن میلاد:

صدیوں سے اہل مکہ مکرمہ جشن میلاد النبی ﷺ مناتے رہے ہیں اس کی تفصیل امام قطب الدین حنفی یوں بیان کرتے ہیں:

يزار مولد النبى صلى الله عليه وسلم المكانى فى الليلة الثانيه عشر من ربيع الاول فى كل عام فيجتمع الفقهاء و الاعيان على نظام المسجد الحرام والقضاة الاربعة بمكة المشرفة بعد صلاة المغرب بالشموع الكبيرة المفروعات والفوانيس والمشاغل وجميع المشائخ مع طوائفهم بهاالاعلام الكبيرة ويخرجون من المسجد الى سوق الليل ويمشون فيه الى محل مولد الشرف بازد حام يخطب فيه شخص ويدعو للسلطنة الشريفة ثم يعود دون الى المسجد الحرام ويجلسون صفوفا فى

وسط المسجد من جهة الباب الشريف والقضاة يدعو للسلطان ويلبسه الناظر خلعة ويلبس شيخ الفراشين خلعة ثم يؤذن للعشاء ويصل الناس على عادتهم ثم يمشى الفقاء مع ناظر الحرم الى الباب الذى يخرج منه من المسجد ثم يتفرقون وهذا من اعظم مراكب ناظر الحرم الشريف بمكة المشرفة وياتى الناس من البدو والحضرو اهل جدة وسكان الاودية فى تلك الليلة ويفرحون بها

(الاعلام باعلام بیت اللہ الحرام:۱۹۲)

ترجمہ: ''۱۲ ربیع الاول کی رات ہر سال باقاعدہ مسجد حرام میں اجتماع کا اعلان ہوجاتا ہے تمام علاقوں کے علماء، فقہاء، گورنر اور چاروں مذاہب کے قاضی مغرب کی نماز کے بعد مسجد حرام میں اکٹھے ہوجاتے ہیں ادائیگی نماز کے بعد سوق اللیل سے گزرتے ہوئے مولد النبی ﷺ (وہ مکان جس میں آپ ﷺ کی ولادت ہوئی) کی زیارت کے لیے جاتے ہیں۔ان کے ہاتھوں میں کثیر تعداد میں شمعیں، فانوس اور مشعلیں ہوتی ہیں (یہ مشعل بردار جلوس ہوتا ہے) وہاں لوگوں کا کثیر اجتماع ہوتا ہے کہ جگہ نہیں ملتی پھر ایک عالم دین وہاں خطاب کرتے ہیں۔تمام مسلمانوں کے لیے دعا ہوتی ہے اور تمام لوگ پھر دوبارہ مسجد حرام میں آجاتے ہیں واپسی پر بادشاہ وقت مسجد حرام میں ایسی محفل کے انتظام کرنے والوں کی دستار بندی کرتا ہے پھر عشاء کی اذان اور جماعت ہوتی ہے اس کے بعد لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں۔یہ اتنا بڑا اجتماع ہوتا ہے کہ دور دراز دیہاتوں، شہروں حتیٰ کہ جدہ کے لوگ بھی اس محفل میں شریک ہوتے اور آپ ﷺ کی ولادت پر خوشی کا اظہار کرتے تھے۔''

جلوس کی شرعی حیثیت

جشن میلاد النبی ﷺ کا اظہار ''جلوس'' کے انداز میں بھی کیا جاتا ہے۔ہمارے

علاقہ میں چونکہ خوشی، مسرت اور جشن کے اظہار کا ایک طریقہ جلوس نکالنا بھی ہے لہٰذا اس انداز میں بھی حضور اکرم ﷺ کے میلاد مبارک پر خوشی اور مسرت کے اظہار کا یہی جذبہ ولولہ کارفرما ہے۔ میلاد النبی کا جلوس بھی نعت خوانی، ذکر واذکار، نعت اور فضائل ومحامد مصطفیٰ ﷺ پر ہی مشتمل ہوتا ہے اور بس۔ باقی غیر ذمہ دار افراد کے نہ ہم ذمہ دار اور نہ ہی ان کے حامی وموید بلکہ ان کی حوصلہ شکنی کرنے والوں میں ہیں۔

جلوس کا مفہوم یہ ہے کہ بہت سے لوگوں اور افراد کا کسی خاص موقع پر اکٹھے ہو کر گذرگاہوں میں آنا جانا اور بازاروں یا راہوں سے گذرنا۔

اب آیئے! قرآن وحدیث اور عمل صحابہ سے ''شان رسالت'' کے مختلف جلوسوں کا نظارہ کرکے اپنی آنکھیں روشن اور سینے منور کریں۔

ولادت شریفہ کا جلوس:

ولادت مقدسہ کے موقع پر فرشتوں کی ٹولیاں نکلی تھیں سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: واذا بقائل یقول خذوہ عن اعین الناس قالت ورایت رجالا قد وقفوا فی الھوا بایدیھم اباریق من فضۃ.....الخ۔

(زرقانی علی المواہب ج۱ص ۲۱۵، الانوار المحمدیہ ص ۳۱، مواہب لدنیہ ج ا ص ۱۲۵، مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۶)

''اور اچانک ایک کہنے والا کہہ رہا تھا (فرشتو!) انہیں (محمد رسول اللہ ﷺ) کو پکڑ کر لوگوں کی آنکھوں سے دور لے جاؤ، آپ فرماتی ہیں میں نے کچھ لوگ (فرشتے اور حوریں) دیکھے کہ ہوا میں (تعظیم کے لیے) کھڑے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں چاندی کی صراحیاں ہیں۔''

نوٹ: یہ مضمون مولد العروس ص ۲۷، مترجم، التاریخ الخمیس ج ۱ ص ۲۰۲ پر بھی موجود ہے۔ اور یہ روایت نواب صدیق حسن بھوپالوی نے الشمامۃ العنبریہ ص ۹ پر بھی نقل کی ہے۔

ایک روایت میں ہے: کلما ولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم امتلات الدنیا کلھا نورا وتباشرت الملائکۃ (خصائص کبریٰ ج ا ص ۱۱۸)

''جب نبی کریم ﷺ کا میلاد ہوا تو ساری دنیا روشن ہوئی اور فرشتوں نے ایک دوسرے کے سامنے خوشی کا اظہار کیا''

ایک روایت میں ہے کہ مجھے ہاتف غیبی سے آواز آئی کہ آمنہ! ان پر تین دن تک دروازہ نہ کھولنا حتیٰ کہ سات آسمانوں کے فرشتے ان کی زیارت نہ کرلیں میں نے ان کے لیے حجرہ میں ایک بچھونا بچھایا اور دروازہ بند کرلیا اور میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ وہ آپ کے پاس قطار اندر قطار اور فوج در فوج حاضر ہو رہے تھے۔ (مولد العروس ص ۲۹ عربی ص ۷۹ مترجم)

نوٹ: اس روایت کو عبدالستار غیر مقلد نے بھی اکرام محمدی ص ۲۷۴ پر لکھا ہے۔

ابن جوزی لکھتے ہیں کہ حضرت جبریل اور فرشتوں نے آپ کی ولادت کا اعلان کیا اور بشارت دینے کے لیے حاضر ہوئے (مولد العروس ص ۷۹ مترجم)

ایک روایت میں ہے: حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آسمان کے فرشتوں کو آراستہ وپیراستہ دیکھا۔ (مولد العروس ص ۷۹ مترجم)

علامہ ابن حجر ہیتمی نے لکھا ہے کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام نے آپ کی آمد کا اعلان جنت میں فرمایا جسے سن کر تمام فرشتے خدا کی حمد وثنا میں رطب اللسان ہوگئے اور ایک دوسرے کو آپ کی آمد کی خوشخبریاں دینے لگے۔ حضرت جبریل اہل آسمان سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ ایک لاکھ فرشتوں کو لے کر زمین پر اتریے اور زمین کے تمام گوشوں، پہاڑوں، جزیروں، سمندروں اور تمام اطراف واکناف عالم میں پھیل جائیں اور وہاں کے رہنے والوں کو آپ کی آمد کی بشارت دو۔ (النعمۃ الکبریٰ ص ۳۰)

دوسرا جلوس:

ولادت مبارکہ کے موقع پر نہ صرف فرشتوں کا جلوس تھا بلکہ جنتی خواتین اور حوران بہشت بھی جمع ہو کر نکل آئی تھیں، سیدہ آمنہ فرماتی ہیں:

ثم رایت نسوۃ کالنخل طوالا فقلن بی نحن آسیۃ امرآۃ فرعون ومریم ابنۃ عمران وھؤلاء من الحور العین (زرقانی شرح مواہب ج۱، ص۱۱۲)

میں نے دیکھا کہ حسین وجمیل عورتیں جو قد کاٹھ میں کھجور کے درخت کے مشابہ تھیں۔ (انہوں نے مجھے اپنے حصار میں لے لیا میں حیران تھی کہ وہ کہاں سے آگئیں اور انہیں اس واقعۂ ولادت کی خبر کیسے ہوگئی؟) تو انہوں نے مجھے کہا کہ ہم آسیہ زوجہ فرعون اور مریم بنت عمران ہیں اور یہ ہمارے ساتھ جنت کی حوریں ہیں"

یہی روایت المواہب اللدنیہ ج۱، ص۱۱۲، مدارج النبوۃ ج۲ ص۱۶، نسیم الریاض ج۳ ص۲۷۳، الانوار المحمدیہ ص۳۳ اور عبدالستار وہابی کی کتاب "اکرام محمدی" ص۲۷۴ پر بھی موجود ہیں۔

گنبد خضراء کے زائر فرشتوں کا جلوس:

سیدنا کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مامن یوم یطلع الا نزل سبعون الفا من الملائکۃ حتی یحفوا بقبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضربون باجنحتھم ویصلون علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی امسوا عروجوا وھبط مثلھم فصنعوا مثل ذلک حتی اذا انشقت عنه الارض خرج سبعن الفا من الملائکۃ یزفونه (مشکوۃ ص۵۴۶)

ترجمہ: "ہر دن نکلتے ہی ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کو گھیرے میں لے لیتے ہیں وہاں اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ پر صلوۃ عرض کرتے ہیں حتی کہ جب شام کر لیتے ہیں تو اوپر چلے جاتے ہیں اور ان کی مثل (ستر ہزار) اتر آتے ہیں وہ بھی ان کی مثل ہی کرتے ہیں (قیامت تک اسی طرح ہوتا رہے گا) حتی کہ جب زمین شق ہو جائے گی تو آپ ستر ہزار فرشتوں (کے جھرمٹ) میں باہر تشریف لائیں گے وہ فرشتے آپ کی خدمت میں نیازمندی کا مظاہرہ کریں گے"

نوٹ: یہ روایت دارمی ج۱، ص۵۷ برقم ۹۴، حلیۃ الاولیاء ج۵، ص۳۹۰، شعب الایمان برقم ۳۹۲۳ اور القول البدیع ص۵۲، ۹۶، فضل الصلاۃ علی النبی للقاضی اسماعیل ص۸۳، ۸۴ القربہ لابن بشکول ص۴۵ پر بھی ہے۔

گویا محبوب کریم ﷺ کی عظمت ومرتبت اور آپ پر صلوۃ پیش کرنے کے لیے صبح وشام فرشتوں کے جلوس نکلتے رہتے ہیں اور روز قیامت اپنے آقا ﷺ کی شان وفضیلت کا مظاہرہ کرنے کی خاطر آپ کو اپنے نوری "جلوس" کے جھرمٹ میں ہی لے کر چلیں گے۔

جلوس معراج:

جب خدائے لم یزل نے اپنے رسول افضل ﷺ کو لامکاں کی سیر کرائی تو اس وقت بھی "جلوس" کے مظاہرے ہوئے مفسر قرآن علامہ اسماعیل حقی لکھتے ہیں:

فنزل جبرئیل ومکائیل واسرافیل علیھم السلام ومع کل واحد منھم سبعون الف ملک (روح البیان ج۹ ص۱۰۶)

"پس جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام (آپ ﷺ کو لینے کے لیے) اترے اور ان میں ہر ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار فرشتے تھے۔"

وصالِ مبارک پر جلوس:

سیدنا جابر بن عبداللہ اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کی طویل روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ملک الموت اتم نے میرے دوست جبریل کو کہاں چھوڑا؟ عزرائیل نے کہا: میں نے ان کو آسمان دنیا میں چھوڑا ہے اور فرشتے ان سے آپ کی تعزیت کر رہے ہیں۔ پھر بہت سرعت کے ساتھ جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آگئے اور آکر آپ کے سر کی جانب بیٹھ گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے جبریل! اب دنیا سے روانہ ہونے کا وقت ہے مجھے بشارت دو کہ میرے لیے اللہ کے پاس کیا اجر ہے؟ جبریل (علیہ السلام) نے کہا: یا حبیب اللہ! میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ میں (آپ کے استقبال کے لیے) تمام آسمانوں کے دروازوں کو کھلا چھوڑ کر آیا ہوں اور وہاں تمام فرشتے آپ کو سلامی دینے کے لیے اور آپ کو مرحبا اور خوش آمدید کہنے کے لیے صف باندھے ہوئے کھڑے ہیں اور میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ یا محمد! تمام جنتوں کے دروازے کھول دیے گئے ہیں اور تمام دریا جاری کردیے ہیں اور تمام درخت جھوم رہے ہیں۔ اور یا محمد! آپ کے لیے حوریں مزین ہو چکی ہیں آپ نے فرمایا: میں اپنے رب کی رضا جوئی کے لیے حمد کرتا ہوں آپ نے فرمایا: اے ملک الموت! اب تمہیں اجازت ہے اب تم کو جو حکم دیا گیا ہے اس کی تعمیل کرو۔ الخ

(المعجم الکبیر ج ۳، ص ۶۳، ۶۲، حلیۃ الاولیاء ج ۴، ص ۷۶، اتحاف السادۃ المتقین ج ۱۰، ص ۲۹۵)

مدینہ منورہ میں داخلہ پر جلوس:

سرکار کائنات فخر موجودات علیہ التحیات والصلوات والتسلیمات جب مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے تو تمام اہل مدینہ نے اس وقت ایک نہایت ہی تزک و احتشام اور اہتمام و انصرام کے ساتھ ایک منظم جلوس کا انعقاد

کیا، جس میں اجتماع عظیم، پرچم کشائی، نعت خوانی، خوشی کے ترانے اور محبوب کریم ﷺ کی آمد تشریف آوری کے نعرے، سبھی کچھ موجود تھا۔ ملاحظہ ہو!

پرچم کشائی:

اسی دوران کہ جب والی بطحا ﷺ اپنے قدوم میمنت لزوم سے مدینہ طیبہ کو مشرف فرمانے کے لیے پابرکاب تھے تو حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ اپنے ستر ساتھیوں کے ہمراہ حلقہ بگوش اسلام ہوئے انہوں نے عرض کیا:

یارسول اللہ لاتدخل المدینۃ الاومعک لواء فحل عمامتہ ثم شدھا فی رمح ثم مشی بین یدیہ (الوفاء ص ۲۴۷)

ترجمہ: ''آپ مدینہ پاک میں جھنڈے کے بغیر داخل نہیں ہوں گے پھر انہوں نے اپنا عمامہ کھولا، اسے نیزے سے باندھا اور (لہراتے ہوئے) آپ ﷺ (کی سواری) کے آگے آگے چلنے لگے''

عظیم جلوس اور نعرے۔

گو جلوس کا آغاز تو یہاں سے ہی ہو چکا تھا، لیکن اس کے بعد کیا ہوا؟ پورا مدینہ کتنے دنوں سے اپنی آنکھیں فرش راہ کیے ہوئے سراپا انتظار تھا۔ لوگ ہر روز تڑکے تڑکے نکل کر باہر جمع ہو جاتے اور دوپہر تک ''آمد محبوب'' کا انتظار کر کے حسرت و یاس کے ساتھ واپس لوٹ آتے، لیکن آج ان کی قسمت نے یاوری کی، ان کا مقدر چمکا، جب وہ واپس ہونے لگے تو ایک یہودی کسی مقصد کے لیے وہاں کسی ٹیلے پر چڑھا تو اس نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کو سفید لباس پہنے ہوئے اور ان سے سراب کو ہٹتے ہوئے دیکھا تو وہ ضبط نہ کرسکا۔

قال باعلیٰ صوته یا معاشر العرب هذا جدکم الذی تنتظرون فثار المسلمون الی السلام فتلقوا رسول الله صلی الله علیه وسلم بظهر الحرة فعدل بهم ذات الیمین حتی نزل بهم فی بنی عمرو بن عوف وذلک یوم الاثنین من شهر ربیع الاول (الحدیث) (بخاری ج۱ص۵۵۵)

ترجمہ: ''اس نے بہت بلند آواز سے کہا: اے گروہ عرب! یہ دیکھو تمہارا مقصود آ پہنچا ہے جس کا تم انتظار کرتے تھے پس مسلمانوں نے اسلحہ پکڑا اور ظہر الحرہ (سیاہ پتھروں والی جگہ) پر رسول اللہ ﷺ سے آ ملے تو آپ انہیں لے کر دائیں جانب مڑے، حتیٰ کہ ان کے ساتھ (بشکل جلوس) بنی عمرو بن عوف کے ہاں اترے اور یہ واقعہ ماہ ربیع الاول کے پیر کے دن کا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن سلام کی روایت میں ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے

انجفل الناس و کنت فیمن اتی (الوفاص۲۵۳)

''لوگ امڈ آئے اور میں بھی آنے والوں میں شامل تھا''

مسلم شریف کی روایت میں ہے فصعد الرجال والنساء فوق البیوت وتفرق الغلمان والخدم فی الطرق ینادون یا محمد یا رسول الله یا محمد یا رسول الله (مسلم ج۲ص۴۱۹)

ترجمہ: ''پس (رسول اللہ ﷺ کا استقبال کرتے ہوئے) مرد و عورتیں مکانوں کی چھتوں پر چڑھ گئے اور نوجوان اور خدام راستوں میں پھیل گئے وہ پکارتے (نعرے لگاتے) یا محمد یا رسول الله یا محمد یا رسول الله

ان روایات میں جلوس، اجتماع اور لشکر کا پورا پورا حلیہ و نقشہ موجود ہے۔

ایک روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے حرہ کی جانب نزول فرمایا پھر انصار کو

پیغام بھیجا تو وہ نبی اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے

فقیل فی المدینة جآء نبی الله جآء نبی الله اشرفوا ینظرون ویقولون جآء نبی الله جآء نبی الله (بخاری ج۱ص۵۵۶)

ترجمہ: پس مدینہ میں گونج پڑ گئی اللہ کے نبی آ گئے، اللہ کے نبی آ گئے، لوگ گھاٹیوں پر چڑھتے آپ کی زیارت کرتے اور یہ نعرے لگاتے جآء نبی الله جآء نبی الله

یہ آمد مصطفیٰ کے نعرے تھے:

امام بیہقی نے ان روایات کو مزید تفصیل سے لکھا ہے اور ان میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ اہل مدینہ نے آپ کی آمد پر یہ نعرے بھی لگائے تھے جآء رسول الله جآء رسول الله (ملاحظہ ہو! دلائل النبوۃ ج۲ص۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۸، ۵۰۷، ۵۰۵)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سب سے پہلے جو ہمارے ہاں (مدینہ میں) تشریف لائے وہ مصعب بن عمیر اور ابن مکتوم رضی اللہ عنہم ہیں اور لوگوں کو قرآن پڑھاتے تھے، پھر بلال، سعد بن ابی وقاص اور عمار بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم پہنچے۔ بعد ازیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں بیس آدمیوں کے (لشکر میں) آئے۔

ثم قدم النبی صلی الله علیه وسلم فما رایت اهل المدینه فرحوا بشیء فرحهم برسول الله صلی الله علیه وسلم حتی جعل الاماء یقولون قدم رسول الله (الحدیث) (بخاری ج۱ص۵۵۸)

ترجمہ: ''پھر نبی کریم ﷺ نے قدم رنجہ فرمایا تو میں نے دیکھا کہ اہل مدینہ رسول اللہ ﷺ کی (تشریف آوری پر) اس قدر خوش ہوئے (جشن منایا) کہ کسی چیز پر اتنے خوش نہیں

ہوئے تھے حتیٰ کہ باندیوں نے یہ نعرے لگانے شروع کردیے کہ رسول اللہ تشریف لے آئے ہیں"۔

ایک روایت میں ہے: بچیوں اور بچوں کو دیکھا کر وہ کہتے تھے:

هذا رسول الله قد جاء (مشکوٰۃ ص ۵۴۶ بحوالہ بخاری)

ترجمہ: "یہ رسول اللہ ہیں وہ آگئے ہیں"

یہ الفاظ بھی ہیں: ان العواتق تفوق البيوت يترائين يقلن ايهم هو ايهم هو (البدایہ والنہایہ ج ۳ ص ۱۹۵)

ترجمہ: "عورتیں چھتوں پر چڑھ گئیں، ایک دوسرے کو دیکھ کر پوچھتیں دیکھو وہ کون ہے وہ کون ہے"

بعض روایات میں ہے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگ نکل آئے حتیٰ کہ ہم راستہ میں تھے کہ عورتیں اور خدام اور نوجوان زور زور سے کہنے (نعرے لگانے) لگے۔

جاء محمد رسول الله جاء محمد رسول الله الله اكبر جاء محمد رسول الله جاء محمد رسول الله (البدایہ والنہایہ ج ۳ ص ۱۹۵)

ترجمہ: ان روایات کو ملانے سے اہل مدینہ کے درج ذیل نعرے سامنے آتے ہیں جو انہوں نے "آمد رسول ﷺ" پر لگائے تھے:

يا محمد يا رسول الله	يا محمد يا رسول الله
جاء نبي الله	جاء نبي الله
هذا رسول الله قد جاء	جاء محمد رسول الله
جاء محمد رسول الله	الله اكبر

آج میلادالنبی ﷺ کے جلسہ، محفل، جشن اور جلوس میں بھی انہی الفاظ و مضمون سے آمد مصطفیٰ ﷺ کے نعرے لگائے جاتے ہیں ان پر اہل مدینہ کا عمل اور رسول اللہ ﷺ کی مہر تصدیق ثبت ہے۔ والحمد لله على ذلك

جشن اور مسرت کا اظہار:

گو اس قدر تصریح کے باوجود مزید کسی دلیل کی ضرورت نہیں رہ جاتی کہ اہل مدینہ نے اس موقع پر انتہائی مسرت اور عظیم جشن کا اظہار کیا تھا۔ ایک روایت تو اوپر بھی گذری کہ انہیں آپ کی آمد سے زیادہ کسی چیز پر، ایسی خوشی اور فرحت نہیں ہوئی۔ جبکہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے

لما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة لعبت الحبشة بحرابهم فرحا لقدومه (مشکوٰۃ ص ۵۴۷، ابوداؤد ص ۲۵۲)

ترجمہ: "جب رسول اللہ ﷺ مدینہ پاک تشریف لائے تو حبشیوں نے آپ کی تشریف آوری پر فرحت (جشن) کے طور پر چھوٹے چھوٹے نیزوں کے ذریعے کھیل کھیلا"

امام نووی اہل مدینہ کے اس مظاہرہ کے متعلق لکھتے ہیں: لفرحهم لقدوم رسول الله صلى الله عليه وسلم وظهور سرورهم له (نووی بر مسلم ج ۲ ص ۳۱۹)

"انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری پر فرحت اور آپ کی آمد پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ایسا کیا تھا"

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے: لعبت الحبشة اى رقصت (مرقات ج ۱۱ ص ۲۴۱)

ترجمہ: "آپ کی آمد پر مدینہ کے حبشیوں نے رقص کیا"

واضح رہے کہ یہاں رقص سے آج کل کا مفہوم مراد نہیں بلکہ حبشیوں نے نیزوں

سے کھیلتے ہوئے جب نیزہ مارنے کے لیے اچھل کود کا مظاہرہ کیا تو اس جزوی مشابہت کو رقص کہا گیا۔

عبداللہ بن محمد نجدی نے لکھا ہے: مسلمانوں نے آپ کی آمد پر فرحت کرتے ہوئے: اللہ اکبر کہا حتی کہ دھماکے اور نعرے بنو عمرو بن عوف کے محلے میں سنے گئے۔

(مختصر سیرت الرسول ص ۱۷۳)

چراغاں:

جشن کے موقع پر چراغاں کا اہتمام بھی ایک لازمی امر ہے جشن ہو اور چراغاں نہ ہو یہ نہیں ہو سکتا، جب مدینہ منورہ میں آمدِ محبوب پر عظیم الشان، فقید المثال جشن منایا جارہا تھا تو وہاں قدرتی چراغاں بھی ہو چکا تھا۔ روایت کے الفاظ ملاحظہ ہوں!

لما کان الیوم الذی دخل فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ اضاء منھا کل شی (مشکوۃ ص ۵۴۷ واللفظ لہ ترمذی ج ۲ ص ۲۰۲، ابن ماجہ ص ۱۱۹)

ترجمہ: ''جس دن رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے تو مدینہ شریف کی ہر چیز روشن ہو گئی''

نعت خوانی:

ہر چند کہ یہ خوشی کے ترانے اور آمدِ مصطفیٰ ﷺ کے نعرے ''نعت خوانی'' کے زمرہ میں ہی آتے ہیں لیکن اہل مدینہ نے صرف انہی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ الگ سے نعت خوانی بھی فرمائی چھوٹے بڑے بچوں نے پڑھا تھا:

طلع البدر علینا — من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا — مادعا للہ داع

ایھا المبعوث فینا — جئت بالامر المطاع
انت شرفت المدینۃ — مرحبا یا خیر داع
فلبسنا ثوب یمن — بعد تلفیق الرقاع
فعلیک اللہ صلی — ماسعی للہ ساع

(دلائل النبوۃ للبیہقی ج ۲ ص ۵۰۷، البدایہ والنہایہ ج ۳ ص ۱۹۵، الوفا ص ۲۵۲)

ترجمہ: ''وداع کی گھاٹیوں سے ہم پر چودھویں کا چاند نکل آیا جب تک ایک بھی خدا کی دعوت دینے والا (مسلمان) باقی ہے آپ کا شکر ہم پر واجب ہے اے ہمارے درمیان بھیجے گئے (محبوب!) آپ امر مطاع کے ساتھ تشریف لائے ہیں۔ آپ نے مدینہ کو شرف بخشا ہے خوش آمدید! اے خیر کی دعوت دینے والے، پس ہم نے یمن (برکت) کا لباس پہن لیا ہے، پھٹے کپڑے چپکانے کے بعد، پس خدا آپ پر صلوۃ بھیجے، جب تک اللہ کے لیے کوئی کوشش کرنے والا کوشش کرے''

نوٹ: یہ اشعار اشرف علی تھانوی دیوبندی نے نشر الطیب ص ۸۲، نواب صدیق حسن وہابی نے الشمامۃ العنبریہ ص ۳۷ پر بھی لکھے ہیں۔

اور بنو نجار کی بچیوں نے الگ سے یہ اشعار بھی پڑھے تھے:

نحن جوار من بنی النجار — وحبذا محمد من جار

ترجمہ: ''ہم بنو نجار کی بچیاں ہیں (مبارک ہو!) ہمیں کس قدر بہتر نجات دہندہ پڑوسی نصیب ہوئے ہیں'' (الوفا ص ۲۵۲)

گویا وہ کہہ رہی تھیں:

ہم ہیں بچیاں نجار کے عالی گھرانے کی
خوشی ہے آمنہ کے لال کے تشریف لانے کی

اہل مدینہ کا عزم مصمم:

اہل مدینہ نے ان اشعار میں اپنے عزم مصمم کا بھی اظہار فرمایا ہے کہ آپ کی آمد پر شکر اور جشن منانا اس وقت تک واجب ہے جب تک کوئی ایک مسلمان بھی خدا کی دعوت دینے کے لیے دنیا میں موجود رہے گا۔ یعنی یہ خوشیاں، یہ مسرتیں، یہ جشن اور آمد مصطفیٰ ﷺ کے یہ نعرے، نعت خوانی قیامت تک جاری وساری رہے گی انشاء اللہ العزیز

آج دنیا بھر کے مسلمان میلاد مصطفیٰ ﷺ کے جلسوں، محفلوں اور جلوسوں میں انہی جذبات واحساسات کا اظہار کر کے اہل مدینہ کے اس نعرہ مستانہ پر عمل کر رہے ہیں۔

محفل میلاد پر چند تاریخی تصانیف:

۱:	حسن المقصد فی عمل المولد	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
۲:	جزءٌ فی المولد الشریف	امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ
۳:	المورد الروی فی المولد النبوی	ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ
۴:	مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم	حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ
۵:	.المورد الهنی فی المولد النبی	حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ
۶:	جامع الآثار فی مولد النبی المختار	حافظ ناصر الدین دمشقی رحمۃ اللہ علیہ
۷:	عرف التعریف بالمولد الشریف	امام شمس الدین ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ
۸:	المیلاد النبوی	شیخ المحدثین امام ابن جوزی المتوفی ۵۹۷ھ
۹:	مورد الصاوی فی مولد الهادی	حافظ شمس الدین دمشقی

۱۰:	الباعث علی انکار البدع والحوادث	امام ابوشامہ المتوفی ۶۶۵ھ
۱۱:	التنویر فی مولد السراج المنیر	امام ابوالخطاب ابن وحیہ
۱۲:	نظم البدیع فی مولد النبی الشفیع	امام یوسف بن اسمٰعیل نبہانی
۱۳:	حول الاحتفال بالمولد النبوی الشریف	شیخ محمد علوی مالکی
۱۴:	مولد النبی	شیخ السید جعفر البرزنجی
۱۵:	مولد الدیبعی	امام عبدالرحمٰن بن الدیبعی الشیبانی المتوفی ۹۴۴ھ
۱۶:	ماثبت بالسنة	شاہ عبدالحق محدث دہلوی
۱۷:	سمط الدرر فی اخبار مولد خیر البشر	امام علی بن محمد الحبشی
۱۸:	مولد العرب	شیخ محمد العرب
۱۹:	مولد المصطفےٰ	الاستاذ خیر الدین وائلی
۲۰:	سبل الهدیٰ والرشاد	امام محمد بن یوسف صالحی شامی
۲۱:	فیصلہ ہفت مسئلہ	حاجی امداد اللہ مہاجر مکی
۲۲:	سعید البیان فی مولد سید الانس والجان	شاہ احمد سعید دہلوی ۱۲۷۷
۲۳:	اثبات المولد والقیام	شاہ احمد سعید دہلوی ۱۲۷۷
۲۴:	خیر البیان من المحسنات سعید البیان فی مولد سید الانس والجان	شاہ محی الدین عبداللہ ابوالخیر
۲۵:	خیر المورد فی احتفال المولد	شاہ ابوالحسن زید فاروقی

۲۶: اشباع الکلام فی اثبات المولد والقیام — مولانا سلامت اللہ بدایونی

۲۷: الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم — مولانا عبدالحق الہ آبادی

۲۸: انوار ساطعہ دربیان مولود فاتحہ — مولانا عبدالسمیع رام پوری

۲۹: الشمامۃ العنبریہ من خیر مولد البریہ — علامہ محمد صدیق حسن خاں بھوپالی

ایک اعتراض اور اسکا جواب:

محفل میلاد النبی پر اعتراضات کے مفصل جوابات تو علمائے اہلسنت کی متعدد کتب میں مذکور ہیں لیکن خوف طوالت کی وجہ سے یہاں صرف ایک مشہور اعتراض کا جواب پیش خدمت ہے۔

آیا کہ مسرت ولادت یا غم وصال؟:

اب یہ بات قابل غور ہے کہ بارہ ربیع الاول شریف میں سرکار کی پیدائش ہے تو وصال بھی بارہ ربیع الاول شریف میں ہوا۔ دریں صورت پیدائش کی خوشی منائی جائے یا غم وصال اس سلسلے میں اولاً حدیثیں ملاحظہ فرمائیں جن کو بنیاد بناتے ہوئے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے وصال کا کیلنڈر تیار کیا گیا ہے۔

حدیث شہاب بن طارق رضی اللہ عنہ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں ایک یہودی حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا اے امیر المومنین! آپ اپنی کتاب میں ایک آیت تلاوت کرتے ہیں اگر ایسی آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن عید مناتے حضرت عمر نے فرمایا وہ آیت کونسی ہے تو اس نے عرض کی وہ

آیت الیوم اکملت لکم دینکم ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ آیت کس مقام پر اور کس دن نازل ہوئی یہ آیت دوران حج ۹ ذی الحجہ مقام عرفات میں جمعۃ المبارک کے دن حضور ﷺ پر نازل ہوئی

(مسلم شریف ج۲، ص۴۲۰)

حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ:

حضرت ابو بکر صدیق، حضور اکرم ﷺ کے مرض وصال کے دوران صحابہ کرام کو نماز پڑھایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ پیر کا دن آگیا لوگ صفوں میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے کہ اسی اثناء میں حضور اکرم ﷺ نے اپنے حجرے کا پردہ اٹھا کر ہماری طرف دیکھا اس وقت آپ کا چہرہ مبارک قرآن کا ورق معلوم ہوتا تھا پھر حضور اکرم ﷺ بہت پیار سے مسکرائے پس ہم لوگوں نے خوشی اور محبت کی وجہ سے دوران نماز یہ چاہا کہ حضور کو ہی دیکھتے رہیں اور حضرت ابو بکر یہ سمجھتے ہوئے کہ آپ ﷺ نماز میں تشریف لائیں گے مصلی امامت سے الٹے پاؤں پیچھے ہٹنے لگے تا کہ وہ صف میں شامل ہو جائیں اور سرور کائنات ﷺ مصلی امامت پر فائز ہو کر جماعت کروائیں تو آپ نے انہیں اشارے سے فرمایا کہ اپنی نماز کو مکمل کرو اور پھر آپ نے دوبارہ پردہ لٹکا دیا اسی پیر کے دن آپ ﷺ کا وصال ہوا

(بخاری شریف ص۹۳،۹۴)

وضاحت:

حضور ﷺ نے اظہار نبوت کے بعد ایک ہی حج فرمایا تھا جسے حجۃ الوداع کہا جاتا ہے اس کے تین ماہ بعد آپ کا وصال ہوا۔

خلاصہ کلام:

کہ حجۃ الوداع ۹ ذی الحجہ یوم عرفہ جمعہ کا دن تھا جس طرح حضرت عمر بن خطاب

رضی اللہ عنہ کے قول سے واضح ہے اور حضور ﷺ کا وصال پیر کے دن ہوا تو اس صورت میں ۱۲ ربیع الاول شریف پیر کا دن نہیں بنتا خواہ درمیانی مہینوں کا انتیس دنوں کا تسلیم کریں یا بعض کو تیس کا اسکا کیلنڈر آپ کی خدمت میں پیش ہے آپ خود ملاحظہ فرما کر فیصلہ کریں کہ کیا بارہ ربیع الاول کا دن پیر ہو سکتا ہے یا نہیں اگر نہیں ہو سکتا تو یہ بات تسلیم کر لیں کہ ۱۲ ربیع الاول یوم وصال اور یوم غم و حزن نہیں چونکہ وصال تو بروز پیر ہوا اور کسی طرح بھی ۱۲ ربیع الاول کا دن پیر کا نہیں تھا بلکہ ۱۲ ربیع الاول شریف تو پیدائش رسالت مآب ﷺ ہے اور پیدائش کی خوشی منانا کسی دلیل شرعی سے ممنوع و ناجائز نہیں۔

کیلنڈر درج ذیل ہے

کل ماہ انتیس کے

ذی الحجہ

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
					۱	۲
۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹ عرفہ
۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	

محرم

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
						۱
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹

صفر

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸
۲۹						

ربیع الاول

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
	۱	۲	۳	۴	۵	۶
۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	

کل ماہ تیس کے

ذی الحجہ

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
					۱	۲
۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹ عرفہ
۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰

محرم

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸
۲۹	۳۰					

صفر

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
		۱	۲	۳	۴	۵
۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶
۲۷	۲۸	۲۹	۳۰			

ربیع الاول

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
				۱	۲	۳
۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱۱	۱۲					

ایک ماہ تیس کا دو ماہ انتیس کے

ذی الحجہ

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
					۱	۲
۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹ [illegible]
۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰

محرم

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸
۲۹						

صفر

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
	۱	۲	۳	۴	۵	۶
۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷
۲۸	۲۹					

ربیع الاول

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
		۱	۲	۳	۴	۵
۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲

ایک ماہ انتیس کا دو ماہ تیس کے

ذی الحجہ

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
					۱	۲
۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹ [illegible]
۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰

محرم

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸
۲۹						

صفر

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
	۱	۲	۳	۴	۵	۶
۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷
۲۸	۲۹	۳۰				

ربیع الاول

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
			۱	۲	۳	۴
۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
۱۲						

اس تمام بحث سے یہ ثابت ہوا کہ میلاد مصطفیٰ ﷺ قرآن واحادیث اور سلف صالحین و بزرگان دین کے اقوال اور عمل سے ثابت ہے اور یہ تمام دنیائے اسلام میں منایا جاتا ہے اور میلاد پاک منانا حضور علیہ السلام کی رضا حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو میلاد مصطفیٰ ﷺ خلوص نیت کے ساتھ منانے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ بندہ ناچیز کی اس کاوش کو قبول فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین

تمنا یہی ہے بس میرے قیل وقال کی
ہوتی رہے ثناء تیرے حسن وجمال کی

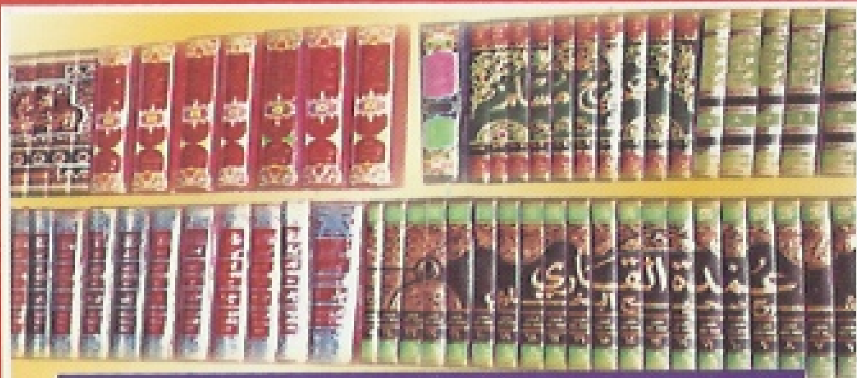
محمد آصف علی نعیمی
انچارج مصطفائی لائبریری جیابگا لاہور

صدق الله

ورفعنا لک ذکرک

١٤٠٠

اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کے ذِکر کو رفعت بخشی ۔ (الانشراح)



نعیمیہ بُک سٹال

قرآن مجید | تفاسیر | احادیث

سیرت | فقہ | تصوف

تاریخ | درسی | غیر درسی

اور

تنظیم المدارس کی کتب کا مرکز

نعیمیہ بُک سٹال

6-B عمر تاور حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

0300-4986439, 0321-4318640